لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ

الحمد للہ کہ دریں احسن اوقات بہجت آیات رسالہ نافع الخلائق جامع العقاید دافع المفاسد

مسمیٰ بہ

عقد الفرائد

در بیان

احسن العقاید

حصہ دوم

از افادات فقیر مولوی غلام قادر بھیروی عفی عنہ
بہ تصرف الشیخ [illegible] الحسن حنفی متعلقہ مسجد بیگم شاہی

بلا اجازت کوئی صاحب نہ چھاپے۔ (معدن الحکمت پریس لاہور میں چھپا)
قیمت فی حصہ ۸ /

عقیدہ ۳

ثبوت رسالت نبی کریم صلعم و بیان افضلیت

سب مخلوقات پر رسالت آپکی کتاب اور سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے اور ایمان لانا بر اخبار حضرت بلا ریب اول درجہ ایمان کا ہے جیسا صدیق اکبرؓ کا ایمان اور جسقدر تردد ہو اوسی قدر درجہ ایمان کا کم ہوتا ہے اور شہادت رسالت کی بطریق وحی افضل ہے شہادت مشاہدہ سے جیسا کہ قصہ خزیمہؓ سے ثابت ہے کہ خزیمہ نے ایک معاملہ میں شہادت بلا رویت دی محض حضرت کے قول پر تصدیق کر کے شہادت ادا کی اس سبب اونکی شہادت بمنزلہ دو شہادت کے اسلام میں مانی گئی قصہ یہ تھا کہ حضرت صلعم نے کسی اعرابی سے شتر خریدا تھا اور قیمت ادا کر دی تھی دوسرے دن وہ اعرابی آکر قیمت کا طالب ہوا حضرت نے فرمایا قیمت ادا کی گئی ہے اوس نے شہادت طلب کی خزیمہؓ نے شہادت ادا کی کہ حضرت نے قیمت ادا کی ہے وہ چپ ہوا حضرت نے فرمایا کہ خزیمہؓ تو تو حاضر نہیں تھا شہادت کیسی ادا کی عرض کیا کہ آپ قیامت کی اور آسمان کی خبریں دیتے ہو اون پر ہم تصدیق کرتے ہیں اس خبر پر کسطرح تصدیق نہ کرتا حضرت نے خزیمہ کی شہادت بمنزلہ دو کس کے مقرر فرمائی اسیواسطے زید بن ثابتؓ جب قرآن شریف جمع کرنے لگے تو ہر آیت کو دو دو چار چار صحابی سے سنکر لکھتے تھے مگر آیت شریف لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ الخ صرف شہادت خزیمہؓ کے ساتھ لکھی علامہ شیخ تقی الدین نے فرمایا

کو اول پردہ نور سے صورت محمدیہ ظاہر ہوئی اسی سبب ہر بات میں حضرت
اول ہین شیخ محی الدین قدس سرہ نے فرمایا کہ اول ہباء مین صورت حضرت
کی ظاہر ہوئی حضرت نے فرمایا میں نبی تھا اور آدم علیہ السلام پانی مٹی
میں متفرق تھے یعنے میں اپنی نبوت کو جانتا تھا جب کہ صورت انسان
کی عناصر مین پراگندہ تھی اور حضرت کو علم جمیع مفصل مراتب آئندہ کا
تھا علم اپنی صورت کا جامع جمیع علوم کا تھا کہ دنیا مین حاصل ہوگا اور
یہ منصب اسواسطے خدا تعالے نے عطا کیا تا کہ وہ اپنے نفس پر اس مرتبہ
کا حکم فرما دین نبی کو جبتک اپنی نبوت نہ معلوم ہو تو دوسرے کو اپنی نبوت
کا کیا ارشاد فرماوے اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہر آسمان مین اوس کا حکم
بھیجدیا یعنے ہر آسمان میں صورت انسان کی ہے جو اوسکو تعلیم معرفت
الہی کا کرتی ہے حضرت کو علم بذاتہ حاصل ہوا بلا واسطہ حاصل ہوا اسواسطے
درمیان حضرت اور اللہ تعالے کے کوئی صورت مجلی علوم کا نہین اسی مرتبہ
مین فرمایا انا سید ولد آدم ولا فخر یعنے میں نوع انسان کا سردار ہون
اور یہ کوئی فخر کی بات نہین اور مرتبہ رسالت اور خلافت میں فرمایا
انا بشر مثلکم یعنے میں بصورت انسان ہون تمہارے جیسا پس مرتبہ
عالی نبوت کا برتر از مرتبہ صورت انسان ہے یعنے لطیفہ روحانی جب ملاحظہ
فرمایا تو صورت انسانی محکوم احکام افلاک پائی جیسے جملہ بنی آدم محکوم احکام
افلاک کے ہین تو اس مرتبہ میں فرمایا انا بشر مثلکم اور بھوک سے پناہ
مانگی پس ہر مرتبہ میں مطابق اوس مرتبہ کے ہے دنیا میں اوس مرتبہ
روحانی کی حکایت فرمائی شیخ محی الدین فرماتے ہیں کہ انسان کی صورت
افلاک و عناصر اور مرکبات اور لوح اور قلم اور ہباء میں جدا جدا ہین اگر
بیان کرین تو عقل عاجز ہے اور نقل شہادت نہین دیتی یہ بیان

تھا جس قابل کشف ہے حضرت آدم علیہ السلام کی معرفت اپنی اولاد کی
جو اونکی پشت میں تھی اونکو حاصل نہ تھی جب اولاد پشت سے نکالی
گئی تو اونکو دیکھکر علم حاصل ہوا افلاک کو ہمارے صورت کا علم نہیں
اور باوجود دیکھنا ہماری صورتین اون مین ہین جب دنیا میں پیدا ہوتی ہین
تو اونکو علم ہوتا ہے آدم کی پشت سے اولاد کا اخراج ہوا اگر سینہ
یا بازو یا جہت سے ہوتا سب صورتوں کو پہلے جانتے آدم کی صورت
ہماری صورت کے ساتھ متصل تھی مگر علم نہ تھا ۔ شیخ افضل الدین
نے فرمایا کہ آدم اولاد نیک کو جانتے تھے اور بد کو نہیں جانتے تھے اور
تفصیل اولاد سعداء کی جو پشت آدم مین تھی یہ ہے تسع مائۃ الف الف
الف الف الف الف الف الف الف وتسعمایہ وبتسع وتسعین الفا اور
نصف اس کل اور ثالث کا ضرب دیا جاوے سو جو حاصل ہو وہ عدد سعداء
اولاد آدم کا ہے جو اونکی پشت مین تھے اور کفار کا حساب ہی نامعلوم ہے
شیخ نے فرمایا کہ جسکو ہماری بات مین انکار ہو کہ ہر ایک فلک میں ہماری
صورتین ہیں ایک صورت دوسری صورت سے الحق نہیں وہ اس
حدیث میں جو ترمذی میں موجود ہے تامل کرے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت
آدم کے سامنے جلوہ گر ہوا اور دونو ہاتھ بند تھے فرمایا ان دو میں سے
ایک کو پسند کر حضرت آدم نے دہنا ہاتھ پسند کیا اور خدا کے دونو
ہاتھ (یمین) ہیں جب اللہ تعالےٰ نے ہاتھ کھولا تو آدم نے دیکھا
کہ اپنی صورت اور اولاد کی صورتین اوسمین ہیں ایک شخص بڑا خوب
صورت دیکھا بولا یا رب یہ کون ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرا بیٹا
داؤد ہے آدم نے کہا اسکی عمر کتنی ہے فرمایا چالیس برس آدم نے
کہا کہ میری عمر کتنی ہے فرمایا ہزار برس آدم نے کہا کہ بیٹے اپنی عمر سے

اسکو ساٹھ برس دے اللہ نے فرمایا تو جان یہ جانے پس آدم اپنی عمر گنتے
رہے جب نوسو چالیس برس گذرے تو ملک الموت قبض روح کے واسطے
آیا آدم نے کہا الٰہی میری عمر ساٹھ برس باقی ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا
کہ تمنے اپنی عمر سے ساٹھ برس اپنے بیٹے داؤد کو دیدی ہے تبھی آدم نے
انکار کیا سو اولاد بھی اوسی وجہ سے انکار کرنے لگی اور آدم بھول گیا اولاد مین
بھی بھول آگئی اوسے سبب سے اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا کہ بنی آدم جو معاملہ کرین
اوسپر کاغذ لکھین اور شاہد رکھین۔ شیخ نے فرمایا۔ کوئی شخص اب اس بات
کا انکار نہ کرے۔ کہ ایک صورت۔ ایک وقت مین کئی جگہ نمودار ہوسکتی ہے
کیونکہ اس حدیث مذکور سے امر واقعی ثابت ہوا جسمین انکار کی گنجایش نہین
یہ تفسیر تفصیل باب ۴۲ فتوحات مین ہے۔ قبل از وجود آدم کسی کو نبوت
عطا نہین ہوئی۔ سب کی رسالت ظاہری ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔ کنت نبیا مین نبی تھا۔ کنت رسولا نہ فرمایا۔ اسواسطے
کہ نبی کو علم شرع کا ہونا ضرور ہے۔ اور حضرت کو اسوقت ہو چکا تھا جب
بصفت تنزیہ جب اول اللہ تعالےٰ جلوہ فرما ہوا۔ تو پردہ
جس کا نام ہبا ہے نمودار ہوا۔ اس مین کل عالم کی صورتین کھنچین جیسا
کسی مکان کا اول نقشہ کھینچتے ہین۔ خاکے کے طور پر۔ بعدہ تجلی نور کی ہوئی
اسمین اول صورت جو اقرب ظرف نور کے تھی ظاہر ہوئی۔ جیسا چراغ
گھر مین روشن ہوتا ہے۔ تو سارا گھر روشن ہوجاتا ہے اول وہ صورت
محمدیہ تھی۔ اور قریب صورت محمدیہ کے نور حضرت علی کا تھا اور حضرت
علی جامع اسرار انبیاء کے ہین۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی کہتا ہے۔ قول
خضر علیہ السلام کا ہے۔ کہ شیخ ابو مدین مغربی جامع اسرار مرسلین
کے ہین روح محمدی مرد گانہ جملہ انبیاء و مرسلین کا ہے۔ کیونکہ آپ

قطب اعظم ہین۔ قبل از ایجاد عالم جسمانی عالم غیب مین انبیا کے مددگار تھے
اور عالم شہادت اور برزخ اور قیامت مین سب کو اپنے اپنے کمالات
تک پہنچا ئین گے۔ دلیل اس بات کی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا
فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ یعنے ان پیغمبرون کی ہدایت کی پیروی کرو
یہ ہدایت حضرت کی ہے اگر ہدایت غیر کی ہوتی۔ تو کنت نبیا کے بر
خلاف ہوتی اور حضرت کو علم اولین و آخرین کا تھا۔ یہ علم حضرت کو دو
دفعہ عطاء ہوا۔ ایک عالم غیب مین جو کنت نبیا فرمایا۔ دوسرا معراج مین جب
خدا تعالےٰ نے ہاتھ درمیان دوشانہ حضرت کے رکھا جسکی سردی حضرت
کے دل مبارک مین پہونچی۔ پس علم اولین آخرین کا حضرت کو دیا گیا
حضرت کو امراس ہدایت کا ہے جو ذاتی ہے۔ کیونکہ حضرت امام مطلق ہیں
اور عالم جمیع علوم کے ہیں۔ درود شریف میں كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ واقع ہے ظاہر اوس سے سمجھا جاتا ہے کہ حضرت
صلعم کا درجہ حضرت ابراہیم سے کم ہو پس جواب اس وہم کا یہ ہے کہ یہ
صیغہ درود کا بہ تعلیم حضرت صلعم ہوا اور حضرت صلعم نے تواضع کا طریق
اختیار فرمایا جیسا بڑا بادشاہ کسی کو تعلیم کرے کہ فلانے وقت مجکو ان الفاظ
کے ساتھ یاد کرنا اور اوہین الفاظ چھوٹے بطریق تواضع ارشاد کرے۔
آدم علیہ السلام حامل اسماء الٰہیہ کے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم حامل
معانی اسماء کے معانی کا درجہ اسماء سے زیادہ جیسے اصحاب حضرت کے
حضرت کی ذات پاک سے فیضیاب تھے یعنے اونکی زیارت کرتے تھے۔
اور باقی امت نام پاک حضرت سے فیضیاب ہے۔ یعنے اون کا نام زبان
اور دل مین رکھتی ہے اصحاب کا درجہ عالی ہے۔ اور امت کا کم۔
سب کمالات انبیاء کے شاخین ہین۔ حضرت کی ذات پاک سے ظاہر ہوئی

شیخ نے ذیل حدیث انا سید ولد آدم لکھا ہے کہ سب نبی اور رسول
آپکی شریعت کی تابع تھے مگر در پردہ کہ عام لوگون کو معلوم نہین - انکی
شریعت حضرت کی شریعت تھی اور ان کی شریعت کا منسوخ ہونا ایسا جیسا
آیات قرآن شریف منسوخ ہوئی ہیں اور حضرت نے فرمایا مجھکو حضرت
یونس پر فضیلت مت دو یہ طریق تواضع کا تھا - اصل مطلب یہ ہے - کہ تم
اپنے دل سے تفصیل مت گھڑو - فضیلت وہ ہے - جو مجھکو اللہ نے دی ہے
کہ وہ فضیلت کل انبیا پر ہے - ایک پر کیا فضیلت کوئی نبی یا ولی یا فرشتہ
حضرت کی تعریف نہین کر سکتا جسکی تعریف کی جاتی ہے - جبکہ دوسرا اسکے
درجات اور حالات سے عبور نہ کرے - آپ کو علم اولین و آخرین کا دیا گیا
اور آپکی شرع سب سے بالا ہے آپ کو لواء الحمد عطا ہوا کہ قیامت کے
روز آپ مقام محمود میں جلوس فرماوینگے - اور لواء الحمد سات جھنڈے
ہیں - ان پر اسماء الہیہ ہیں - کسی کو معلوم نہیں - اس روز جسکو ان اسماء
سے سو یاد ہوگیا - وہ بہشت میں جاوے گا - شیخ محی الدین فرماتے ہین
مینے جناب الٰہی میں عرض کی کہ وہ اسماء بتا - فرمایا سولہ پوشیدہ ہین + وہ
جو حدیث میں وارد ہے - کہ جسکو ننانوے نام اللہ کے یاد ہون بہشت
مین جاویگا مراد یہ ہے - کہ ان اسماء سے ننانوین جسکو یاد ہون گے
عقیدہ کا بیان نبوت اور رسالت کا اور فرق مابین انکے ولایت
کا دائرہ محیط مومن اور ولی اور نبی اور رسول اسمین درج ہین - اول
مومن اس پر ولی اس پر نبی اس پر رسول ہے - رسالت کی شرط
نبوت ہے - اور نبوت کی شرط ولایت ولایت کی شرط ایمان نبی کو
جبرائیل کچھ القا کرتا ہے - تو وہ خاص بذات خود ہوتا ہے اس درجے کو
نبی کہتے ہیں - جب اسکی تبلیغ کا حکم آوے - تب رسول بنتا ہے

ولی کو ایسا حکم نہین آتا - کہ دوسرے کو تبلیغ کرے - حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے
پہلے رسول آئے وہ رسالت خاص بشر کے تھی حضرت کی رسالت
عام ہے جن و بشر اور ملائکہ کو - شیخ نے فرمایا - کہ کوئی شخص دنیا مین
سوائے دربار حضرت کے کوئی علم حاصل نہین کرتا - خواہ ہے متقدم
ہو یا متاخر ہو - شیخ نے باب ۳۴۹ مین فرمایا ہے کہ شمار انبیاء و مرسلین
کا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے - اور شمار اولیاء کا اسی قدر ضروری
ہے - گاہے کم و بیش ہو جاتے ہین شیخ کہتے ہیں - میری
سب انبیاء اور اولیاء کے ساتھ ملاقات ہوئی حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کے سامنے مینے قرآن پڑھا جب اپنا ذکر قرآن مین سنتے تو وہ روتے تھے خشوع مین نے ان
سے سیکھا - اور تقلیب اعیان حضرت موسیٰ سے سیکھا اور مسئلہ
وحدت وجود کا ہود سے سیکھا - عیسے علیہ السلام کے ہاتھوں پر
مین نے توبہ کی عقیدۂ ۳۴ بیان معراج شریف بالجسد مبارک جو صورت
زمین مین جانتے تھے وہی صورت مشاہدہ مین آئی کچھ تغیر نہین تھا
اصل قصہ معراج مین قول اللہ تعالےٰ کا ہے سبحان الذی اسریٰ بعبدہ
لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ
من آیاتنا انہ ھو السمیع البصیر حضرت شیخ نے فرمایا کہ ضمیر لنریہ کی
راجع بسوئے حضرت صلعم ہے نہ بسوئے باری تعالےٰ اس انتقال مکانی
سے یعنے زمین سے آسمان پر جانے مین مشاہدہ اون آیات عجائب کا تھا
جو مختص اوس مکان مین تھین بنسبت جمیع مکانات کی بسوے باری
تعالیٰ یکسان ہے فوق اور تحت مین متغیر نہین ہوتی بادشاہ اپنے قلعہ
مین اور لشکروں مین جلوہ فرماتا ہی تو اوسکی تعظیم اور ہیبت اعلیٰ ہوتی ہے
اوس حالت سے جو تھا لباس فاخرہ نہ پہنے ہو زمین سے عرش تک کل عالم شل

ذرہ کیسے ہے بہ نسبت اوس عالم کہ عرش سے معلے ہے اور زمینون کے
تحت ہے اگر عرش ابد الاباد تک فوق کو جاوے یا تحت کو اوترے کوئی
نہایت نہ پاویگا جبرئیل علیہ السلام جنکا نام روح الامین ہے براق لائے
اس براق لانے مین یہ اشارہ تھا کہ اسباب کا مرتب ہونا حکمت ہے
وہ براق خچر سے چھوٹا اور حمار سے بڑا یعنے بغل ہو لو دو جنس سے ہی
اور تھا ر سو لو جنس ع احد سے وہ ان جنسون سے پاک تھا ہوا مین اڑتا
تھا یہ براق مثال اوس سواری کے ہے جو بادشاہ اپنی وزیر کی طرف
بھیجے کہ اوس پر سوار ہو کر آوے اور باطن مین اشارہ یہہ تھا کہ اللہتعالے
کے دربار مین اللہ کی چیز کے وسیلہ سے ہو پہنچتا ہے نہ غیر سے جب
بیت المقدس مین تشریف لے گئے تو اتر کر اوس حلقہ سے باندہا جو
پہلے انبیا براق کو باندہتے تھے یہ باندہنا بحکم عادت جاریہ درحق دواب
ہے اگر نہ باندہتے تو بھی کھڑا رہتا جب جبرائیل نے حضرت کے سامنے
کھڑا کیا تو سرکشی کرنے لگا یہ سرکشی خاصہ دواب کا ہے جب بوقت
واپسی رستہ مین ایک وضو کرنے والے کا قدحہ کو سم سے اولٹ دیا کہ
ٹھوکر کھائی دواب کا خاصہ ہے جب حضرت براق پر سوار ہوئے تو ہوا مین
اڑتا تھا جب حضرت کو پیاس لگی جبرائیل دو برتن ملو ایک دودہ کا ایک
خمر کا لائے اسوقت خمر حرام نہ تھا حضرت نے دودہ لیکر پی لیا جبرائیل
نے عرض کیا کہ اصبت بالفطرۃ یعنی آپکی امت علم دین کا کامل
حاصل کریگی نقل انوار قدسی فتح میانا فاز محققین صفحہ ۵ فتوح عجم جب
بیت المقدس میں پہونچے سب انبیاء کو نماز پڑہا کر سب کے خطبے اور
محامد سنی تو آپنے یہہ ارشاد فرمایا کہ حمد ہے خدای عزوجل کا کہ اوس نے
مجکو اپنے لب لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر اور منزلت کو زمین

ولی کو ایسا حکم نہیں آتا - کہ دوسرے کو تبلیغ کرے - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پہلے رسول آئے وہ رسالت خاص بشر کے تھی حضرت کی رسالت
عام ہے جن و بشر اور ملائکہ کو - شیخ نے فرمایا - کہ کوئی شخص دنیا میں
سوائے دربار حضرت کے کوئی علم حاصل نہیں کرتا - خواہ ہے متقدم
ہو یا متاخر ہو - شیخ نے باب ۳۶۹ میں فرمایا ہے کہ شمار انبیاء و مرسلین
کا ایک لاکھ چوبیس ۲۴ ہزار ہے - اور شمار اولیاء کا اسی قدر ضروری
ہے - گاہے کم و بیش ہو جاتے ہیں   شیخ کہتے ہیں - میری
سب انبیاء اور اولیاء کے ساتھ ملاقات ہوئی حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کے سامنے میں نے قرآن پڑھا جب اپنا ذکر قرآن میں سنتے تھے وہ روتے تھے خشوع میں نے ان
سے سیکھا - اور تقلیب اعیان حضرت موسیٰ سے سیکھا اور مسئلہ
وحدت وجود کا ہود سے سیکھا - عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں پر
میں نے توبہ کی عقیدہ ۲۳ بیان معراج شریف بالجسد مبارک جو صورت
زمین میں جانتے تھے وہی صورت مشاہدہ میں آئی کچھ تغیر نہیں تھا
اصل قصہ معراج میں قول اللہ تعالے کا ہے سبحان الذی اسریٰ بعبدہ
لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ
من ایاتنا انہ وھو السمیع البصیر حضرت شیخ نے فرمایا کہ ضمیر ہو کی
راجع بسوئے حضرت صلعم ہے نہ سوئے باری تعالے اس انتقال مکانی
سے یعنی زمین سے آسمان پر جانے میں مشاہدہ اون آیات عجائب کا تھا
جو مختص اوس مکان میں ہیں نسبت جمیع مکانات کی بسوے باری
تعالیٰ یکسان ہے فوق اور تحت میں متغیر نہیں ہوتی بادشاہ اپنی قلعہ
میں اور لشکروں میں جلوہ فرماتا ہے تو اوسکی تعظیم اور ہیبت اعلیٰ ہوتی ہے
اوس حالت سے جو تھا لباس فاخرہ نہ پہنے ہو زمین سے عرش تک کل عالم مثل

ذرہ کے ہے بہ نسبت اوس عالم کہ عرش سے معلے ہے اور زمینون کے
تحت ہے اگر عرش ابد الاباد تک فوق کو جاوے یا تحت کو اوترے کوئی
نہایت نہ پاویگا جبرئیل علیہ السلام جنکا نام روح الامین ہے براق لائے
اس براق لانے مین یہ اشارہ تھا کہ اسباب کا مرتب ہونا حکمت ہے
وہ براق خچر سے چھوٹا اور حمار سے بڑا یعنے بغل ہولود دو جنس سے ہی
اور حمار ہولو جنس واحد سے وہ ان جنسون سے پاک تھا ہوا مین اڑتا
تھا یہ براق مثال اوس سواری کے ہے جو بادشاہ اپنی وزیر کی طرف
بھیجے کہ اوس پر سوار ہوکر آوے اور باطن مین اشارہ یہہ تھا کہ اللہ تعالے
کے دربار مین اللہ کی چیز کے وسیلہ سے پہونچتا ہے نہ غیر سے جب
بیت المقدس مین تشریف لے گئے تو اتر کر اوس حلقہ سے باندھا جو
پہلے انبیا براق کو باندھتے تھے یہ باندھنا بحکم عادت جاریہ در حق دواب
ہے اگر نہ باندھتے تو بھی کھڑا رہتا جب جبرائیل نے حضرت کے سامنے
کھڑا کیا تو سرکشی کرنے لگا یہ سرکشی خاصہ دواب کا ہے جب بوقت
واپسی رستہ مین ایک وضو کرنے والے کا قدحہ کو سم سے اولٹ دیا کہ
ٹھوکر کھائی دواب کا خاصہ ہے جب حضرت براق پر سوار ہوئے تو ہوا مین
اڑتا تھا جب حضرت کو پیاس لگی جبرائیل دو برتن ملوایک دودہ کا ایک
خمر کا لائے اسوقت خمر حرام نہ تھا حضرت نے دودہ لیکے پی لیا جبرائیل
نے عرض کیا کہ اصبت بالفطرۃ یعنے آپکی امت علم دین کا کامل
حاصل کرنے کی نقل از واقدی فتح سیاہ فارقین صفحہ ۵ فتوح عجم جب
بیت المقدس مین پہونچے سب انبیاء کو نماز پڑھا کر سب کے خطبے اور
محامد سنی تو آپنی یہہ ارشاد فرمایا کہ حمد ہے خدای عزوجل کا کہ اوس نے
مجکو اپنے لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر اور منزلت کو زمین

اور آسمان مین بلند کیا اور میرے نام کو اپنے ساق عرش پر لکھا اور میرے
نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو معالم و مقام قدس مین
مصطفیٰ کیا اور میرے سینہ کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجمع سر آسمان
کردیا اور میرے قدر افزائی کی اور میرے گناہ گذشتہ و آیندہ کی
آمرزش فرمائی اور کفار پر مجکو موید کیا اور مجھے ساتھ رعب و دبدبہ کے
مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے رسول کیا اور مجھے منصور و مظفر کیا
اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری اطاعت تمام عجم اور عرب
پر فرض کی اور تمام روئے زمین میرے لئے مسجد قرار دی اور خاک
کو میرے واسطے مطہر اور پاک کرنے والی کردیا اور مجکو روز قیامت
میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرائع کو منسوخ کردیا
اور ساری امت سابقہ کو میری شفاعت مین داخل کیا اور کعبہ کو میرا
قبلہ گردانا اور میرے لیے مجکو میری امت کی صلوۃ کا شنوا کیا یعنے مین انکی
صلوۃ کو سنا کرون گا تاکہ مین روز قیامت مین انکی شہادت ادا کرون اور
حق تعالے نے مجکو شاہد کل کا گردانا اور میری امت کو شاہد بر منکرین اور
ظالمین کے کیا ہے اور میرے نام کو ساری افلاک پر لکھا ہے الخ ۱۲ مختصر تمام
معراج شریف کا علیحدہ مرقوم ہوگا۔ حضرت شیخ نے فرمایا یہ معراج بجسد شریف
ہے اگر معراج روحی ہوتا تو یہ واقعات پیش نہ آتے اور کوئی منکر انکار نہ کرتا
اور فرمایا کہ معراج شریف باب ۴۷۱ فتوحات ۳۴ دفعہ ہوا ہے ایک بجسدہ
باقی بروح نماز کا فرض ہونا اور راستہ مین پیاس لگنی یہ خواص جسم
کے ہین فائدہ عروج بالجسم کا بالائے عرش یہہ ہے کہ جب جب حضرت
اسماء الالٰہیہ پر گذری اس اسم کی حقیقت کے ساتھ متخلق ہوئی رحیم پر
گذری تو رحیم ہوئی غفور پر گذری تو غفور ہوئی۔ ایسا ہی کریم اور حلیم

اور شکور اور جواد وغیرہ ذلک - اور انبیاء کرام کو حضرت آدم سے
لیکر حضرت ابراہیم تک سات آسمانو نمین دیکھا اور ادہر زمین مین بھی
بیت المقدس مین دیکھا تھا - اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر مین نماز پڑھتے
دیکھا اور سب سے پہلے آسمان کیطرف تشریف لیے گئے تھے اسمین یہ
عجب نظر آیا کہ ایک ایک شخص کو ایک آن مین دو مقام مین دیکھا اب
آدمی مومن اسبات کو سنکر ایمان لائیگا یا عقل کے خیال پر انکار
کر کے کافر بنے گا عقل تو یہ کہتی ہے کہ زمین مین اصل صورت موسیٰ
کی تھی اور آسمان پر مشابہت عکسی اور حضرت صلعم فرماتے مین کہ مین نے
حضرت موسے اور ابراہیم وغیرہ انبیاء کو آسمانون پر دیکھا عکسی صورتین
تو اصلی نہین بن سکتین حضرت تو اصلی صورتین فرماتے ہین کہ مین نے
انکو دیکھا جو اپنی اصلی صورتون مین تھے جو عقل کا پابند ہوگا وہ مکذب
رسول ہوگا اور مکذب رسول کا کافر او منکر ہے اور براق پر تشریف لے جانا
بجسم محسوس اشارہ ہے کہ بندہ ہر وقت محمول بر قدرت الٰہیہ ہے -
حضرت کو اس معراج شریف میں لفظ عبد کا فرمایا - سُبْحَانَ الَّذِی
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ تاکہ معلوم ہو کہ حضرت دعوی ربوبیت سے خالی تھی دوسرا
فائدہ تعظیم حضرت کی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے استوی علی العرش کے ساتھ
اپنی مدح فرمائی وہی وصف اس مدح کا یعنے استوی علی العرش کا حضرت
کو دیا - کیونکہ عرش کے نیچے جو کچھ ہے مثل فرش کے ہے استوای
رحمت الٰہیہ کا عرش سے بالا ہے کہ یہ وصف بدون عروج جسدی
کے ناممکن تھا لہذا عروج جسدی واقع ہوا اور آیت لقد راٰہ
نزلۃ اخرٰی عند سدرۃ المنتہٰی یعنے جبرائیل علیہ السلام کو
سدرۃ المنتہٰی کے پاس دوسری صورت مین دیکھا یہہ روئیت ظاہر دلالت

کرتی ہے اثبات پر کہ حضرت کا عروج بالجسد تھا۔ حضرت سلیمان کا شاگرد آصف بن برخیا تخت بلقیس کا لمح البصر میں لادے تو اللہ تعالے نے حضرت کو معراج مین فرمادی کہ بندہ کو مین نے سیر کرائی مومن آدمی کسطرح ایمان لاویگا اور اگر شک کریگا معاندین سے بنے گا۔ احادیث معراج جسدی کے بارہ مین حد تواتر کو پہونچتے ہین اگر یہہ قصہ روحی ہوتا تو معجز نہوتا اور کفار اس کو بعید نہ جانتے اور نہ تکذیب کرتے اور نہ ضعیف مسلمان مرتد ہوتے یہ واقعات صاف دلالت کرتے ہین کہ عروج بالجسد تھا نیز ابواب آسمان کا استفتاح اور ملاقات انبیا اور فرض ہونا پچاس نماز کا پھر حضرت موسے کے پاس اکر دس دفعہ دربار الٰہی میں واپس جانا اور سدرۃ المنتہی کو دیکھنا اور بہشت مین جانا سب دلائل عروج بالجسد کے ہیں منکر مرتد ہے

عقیدہ حضرت صلعم خاتم النبیین ہین جیسا کہ قرآن مجید ناطق ہے اسپر اجماع امت ہے۔ بعد حضرت کے نبی کا آنا۔ قرآن اور اجماع سے باطل ہے اجتہاد اماماں مذاہب کا شرع حضرت کی ہے کیونکہ اجتہاد اظہار احکام مخفیہ کا نام ہے نہ اثبات احکام جدیدہ کا کوئی احکام قرآن سے نکالے کوئی سنت سے قیاس فرع کا بر اصل کا نام ہے اسکو استنباط کہتے ہین اور فرع کو کسی فرع پر قیاس کرنا مقلدون کا کام ہے نہ آئمہ مجتہدین کا اس لفظ خاتم سے جو خاتم النبیین فرمایا ہے واضح ہے کہ جمیع شرائع اور احکام قیامت تک جو علم الٰہی مین تھی حضرت کے شریعت مین درج ہو گئی کوئی حکم باقی نہین رہا کہ حاجت کسی پیغمبر کی ہو۔ باب نبوت بند ہو گیا۔ اور حضرت نے فرمایا لا نبی بعدی و لا رسول بعدی حضرت نے فرمایا اور اوتیت علم الاولین والاخرین کل انبیاء کرام کا علم اور کل اولیاء کا اور علماء اور حکماء کا معقول ہو یا منقول

مفہوم ہو یا موہوب ہو سب کو حضرت کے دربار سے عطا ہوا ہے اور
ہوتا ہے عقیدہ ۳۶ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جن و انس و ملایکہ کیطرف
مبعوث ہین) صحیح مسلم وغیرہ مین وارد ہے وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ
کلّہ اور قرآن شریف مین ہے وَاُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ
وَمَنْ بَلَغَ اور ایسا ہے تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ
لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا اس حدیث اور آیتین سے کل عالم کے طرف
مبعوث ہونا ثابت ہے مگر مفسرین ثقلین یعنے جن و انس کے تخصیص کرتے
ہین اب یہہ بات کہ جنات احکام منزلہ من اللہ کے مکلف ہیں اللہ تعالے نے
ابتداءً اون پر الزام فرمایا ہو یا اونہون نے خود التزام کر لیا تو اللہ نے
اونپر لازم کر دیا ہو۔ یہہ غور طلب بات ہے علماء کامل اس مین بحث کرتے ہیں بہر
کیف جنات مکلف بالشرایع ہین۔ اب اس مین اختلاف ہے کہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث الی الملایکہ بھی ہوئے یا نہ ہوئے
بیہقی مین شعب الایمان کے چوتھے باب مین حلیمی سے روایت کی ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث الی الملایکہ نہتھے۔ پھر ۸۵ باب مین
حلیمی سے ناقل ہے کہ ملایکہ شریعت سے مستثنیٰ ہین تفسیر رازی اور
برہان نسفی مین بذیل آیت ثانیہ سابقہ یعنے تبارک الخ لکھا ہے کہ
حضرت ملایکہ کیطرف رسول نہین تھے۔ شیخ کمال الدین بن ابی الشریف
نے لکھا ہے کہ حلیمی مذکور اگرچہ اہل سنت سے ہے مگر تفضیل ملایکہ
علے الانبیا معتزلہ کے ساتھہ موافق ہوا کہ ملایکہ کو افضل لکھا۔ بعد نقل مقال
کے کمال الدین شیخ فرمایا کہ اس مسلہ مین خوض کرنے سے توقف چاہئے
کسی جانب حکم نہ کرنا چاہئے۔ شیخ شعرانی فرماتے ہین اہل اصول کا کلام
راجع بقولین ہے ایک یہہ کہ ملایکہ کیطرف رسل ہین۔ دوسرا یہہ کہ مرسل

نہیں مگر سبکی وغیرہ نے فرمایا کہ مرسل ہین اور بازری نے حیوانات
اور نباتات اور شجر حجر بھی شامل کر دیئے ہین جلال الدین سیوطی
کی کتاب خصائص کبریٰ اوایل میں لکھا ہے اور سبکی سے نقل کیا ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی الانبیا ہیں جیسا سلطان اعظم اور
جمیع انبیا ایسے جیسے امرا لشکر حضرت آدم سے لیکر قیام ساعت
تک سب مخلوق آپکی امت ہے انبیا آپکے نواب تھے تا وقتیکہ حضرت
کا ظہور جسمانی نہیں ہر ایک نبی اپنی گروہ میں حضرت کے شریعت
لایا گویا کہ سب شرایع حضرت کے ہیں جیسا کہ آیات قرآنی کا ہے
منسوخ ہونے سے حضرت کی شریعت سے خارج نہیں ہو سکتے اپنے
اپنے وقت میں حضرت ہی کی شریعت جاری کرتے تھے۔ امام شعرانی
کہتا ہے کہ مینے اپنے شیخ علی خواص سے سُنا فرماتے تھے کہ ملائکہ
تین قسم ہیں ایک قسم ہین اسماء والارض آنکی طرف حضرت مبعوث
بالامر و نہی ہوئے دوسرے ملایکہ سفوات کے اونکے طرف مبعوث بالامر
فقط ہوئے اونکے حق مین اللہ تعالے فرماتا ہے لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ
مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ تیسرا قسم ملایکہ عالیہ ہین
جیسا اللہ تعالے ابلیس کو فرمایا اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ
کیا تونے تکبر کیا یا تو عالین سے تھا۔ عالین محتاج رسول کے نہین
ہوتے وہ اللہ کے جلال مین غرق ہین اونکو یہہ بھی خبر نہین کہ اللہ تعالی
نے آدم وغیرہ کسی کو پیدا کیا ہے یا نہین نزاع ملائکہ کا اور اختصام
اونکا قصہ آدم علیہ السلام میں اسطرح اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا
مین واقع ہوا کہ ملایکہ ارض واسماء سے واقع ہوا تھا ملایکہ امر و نہی کے
قابل ہین فقط عقیدہ ہر مومن پر واجب ہے کہ جو کچھہ حضرت لائے

۱ [illegible]

اوس پر ایمان لاوے اعتراض نکرے۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا
يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنے
تیرے رب کی قسم ہے یہ مومن نہین ہنین گے جتبے کہ اپنے جھگڑون
مین آپکا حکم مانین اور آپ کے حکم سے اپنے نفسون مین کوئی تنگی نہ
پاوین اور دل سے مان لین جو شخص حضرت کے حکم کو اپنی عقل کے
سامنے پیش کرے اور تابع حکم عقل کا ہو وے نہ حضرت کا تو وہ
مومن نہین **عقیدہ ۲۸** افضل خلق اللہ بعد حضرت کے مرسل ہین
بعدہ ان انبیاء غیر مرسل بعدہ خاص الملائکہ بعدہ عوام ملایکہ) اقول علماء
مین اضطراب ہے کہ بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل کون ہے
انبیاء مرسل ہین یا ملایکہ ہر ایک عالم قرائین سے متکلم ہے نص صریح
غیر موجود ہے امام صفی الدین بن ابی منصور کا قول ہے کہ جمیع مرسل
اور انبیاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم افضل از جمیع ملایکہ ہیں اور خواص
ملایکہ عام انبیاء سے افضل ہین عام انبیاء عام ملایکہ سے افضل ہین
اور عام ملائکہ عام مومنین سے افضل ہیں شیخ کمال الدین بن ابی
شریف لکھتے ہیں کہ بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انبیاء افضل
ہین پھر ملایکہ علویہ صاحب مواقف لکھتے ہین کہ انبیاء افضل از ملایکہ
سفلیہ علویہ ہین۔ نزاع علماء ملائکہ سماویہ میں ہے علامہ برماوی
کہتا ہے کہ انبیاء البشر افضل از ملایکہ ہین خواص افضل خواص سے
عوام افضل عوام سے نبات آدم افضل . بجم الدین ابو الحسن بیہقی
کہتا ہے کہ اولیاء البشر افضل از اولیاء ملائکہ عوام البشر افضل از
عوام ملائکہ لیے مطیع البشر افضل از مطیع ملائکہ مراد از عوام فاسق

نہین کیونکہ کہ مین سب معصوم ہین شیخ محی الدین فرماتے ہین تفضیل مین
الرسل بالعقل نہ چاہیے ہمارا ایمان ہے کہ بعضہم افضل من بعض
ہین خوض کرنا مقام مرسلین مین بعد سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم
فضول ہے فقط مبہم اعتقاد چاہیئے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
مسلم چاہیئے کیونکہ مقام رسل کا اور انبیاء کا عالی ہے ہمکو ذوق نہین
مقام رسل مین رسول ہی کلام کرے گا اور مقام انبیاء مین نبی کریگا
اور مقام اولیا مین ولی حضرت نے اپنی خبر فرمائی اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ
اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ
یعنے مجمل تفضیل جو قرآن شریف مین وارد ہے وہ ایمان ہے باقی
تعظیم بالعقل فضول اور ناجایز اب یہہ قصہ خلاف کا ما بین اشعری
اور معتزلہ کے ہے کہ ملک افضل ہے خواص بشر سے یا خواص بشر
افضل ہین ملایکہ سے شیخ محی الدین صاحب فرماتے ہین کہ مجکو تو
وجہ نزاع کی نہین معلوم کہ شرط تفضیل یہہ ہے کہ جنس واحد سے
ہون اور بشر اور ملک جنسین مختلفین ہین یہہ تو نہین کہتے کہ
حمار افضل ہے فرس سے یہہ کہا جاتا کہ یہہ حمار اشرف اوس حمار
سے ہے ہان یہہ وجہ ہوسکتی ہے کہ تفاضل حقایق کا لیا جاوے
حقایق بشر کے ارواح ہین وہ ارواح جنس ملایکہ کے نہیں ملک
جزو انسان کا ہے پس کل افضل ہوا جزو سے اور جزو افضل ہوا
کل سے پہلا مذہب اشعری کا دوسرا مذہب معتزلہ کا ابن آدم کو افضل
ملایکہ سے کیون کہتے ہین کہ وہ علم مین ترقی کرتا ہے اور ملایکہ ترقی
نہین کرتے یہہ بات غلط ہے اسواسطے کہ حضرت آدم کے وقت میں
بتعلیم حضرت آدم ملایکہ کی ترقی علمی ہوئی ہان ترقی عملی یہہ خاص ہے بنی آدم

کے واسطے ہے مگر ہم جنت میں پہونچین گے تو وہ ترقی ہی بند ہو جاویگی
اب یہہ بات کہ علوم اور اعمال کے ساتھہ بنی آدم نے ترقی پائی اس ترقی
سے شرف حاصل ہو جاتا ہے یا فقط ابتلاء ہے ان فضیلت بشر کی اور وجہ
ہے کہ خواص بشر غیر سے افضل ہین کیونکہ جب سے اللہ تعالی نے آدم
کو پیدا کیا تو جب خواب مین اللہ تعالے نظر آیا تو بصورت بشر نظر آیا
اور مقصود کل عالم میں سے انسان کامل ہے اور جمیع اجناس عالم متفرق تھے
سب کو جمع کر کے ایک انسان بنایا یہہ خلیفہ اعظم ہے خزانہ علم اللہ تعالی کا
مذہب اشعری کا حق ہے تقیدشہ ۳ (بیان صفات ملایکہ اور اجنہ اور
حقایق اونکے) حقیقت ملایکہ اجسام لطیفہ ہین متشکل و متبدل باشکال
مختلفہ ہوتے ہین افعال شاقہ پر قادر ہین عباد مکرم ہین سو اطبیب جبلی الطاعۃ
معصوم من المخالفہ۔ نہ مذکر نہ مونث نجوم اور شمس اور قمر مراکب ملایکہ
کے ہین اللہ تعالے نے سموات مین نقیب ملایکہ کے بنائی ہین املاک
ان ستارون کے بعضے لشکر ہین اور بعضے امرا ہیں اور وزرا ہیں
اور بعضے بادشاہ ہین اور یہہ ستارے اونکے کرسیان اور سریر ہیں
جو بادشاہ اپنی رعیت پر رعایت نکرے اور جو لایق اونکے شان
کے ہے سلوک نکرے تو مستحق عزل کا ہو جاتا ہے (سوال)
وُلاۃ سموت اور وُلاۃ ارض میں مناسبات ہیں یا نہیں (الجواب)
اونکے باہم روابط اور مناسبات ہین جو وُلاۃ ارضی مقدس اور [illegible]
ہوتے ہیں اور مستعد برائے قبول انوار قوا اونکے طرف وُلاۃ سماوی
سے خصوصیت پیدا ہوتی ہے اور امداد ملتی ہے اور جو اونکی طبیعت
سے برخلاف ہوتا ہے تو اونکا فیضان قبول نہیں کرتا اوس کا نام
جابر ہوتا ہے اور پہلے کا نام عادل اگر فرشتہ آدمی کی صورت بن جاتا کے

دوسرے ملک کی صورت نہیں بنتا یعنے جبرائیل میکائیل کی صورت
نہیں بنتا اور بشر دوسرے بشر کی صورت بن جاتا ہے جیسا حضرت
قضیب البان کا قصہ بہجۃ الاسرار وغیرہ میں لکھا ہے کہ وہ دفعۃً صورت
دوسرے آدمی کے بن جاتے تھے سب فرشتوں سے افضل کون ہے
یہہ ہمکو نہیں معلوم **سوال** - ملایکہ میں انبیاء اور اولیا ہوتے ہیں
یا نہیں **جواب** نہیں ہوتے کیونکہ اگر انبیاء اور اولیا ہوتے تو جو
اسماء حضرت آدم نے اُن کو تعلیم کئے تھے وہ اونسے مجہول نہ ہوتے
معرفت اللہ کے حسب معرفت اسماء کے ہے **سوال** ملایکہ عالم الخیر
سے ہیں کیون بددعا کرتے ہیں کہتے ہین اللّٰہمّ اعط ممسکا
تلفا مومن کے مال پر تلف کے بددعا کرتے ہیں **جواب** اس کا یہہ ہے
کہ بددعا نہین اتلاف کے نہ یہہ معنے ہین کہ جیسے مومن سالم ہو بلکہ یہہ
دعا خیر ہے واسطے اوسکے کہ وہ خدا کے رضا میں خرچ کرے جسسے
اوسکو اجر ملے اور اتلاف کے یہ معنے بھی ہیں اگر اختیاراً نہ خرچ کرے
تو بلا اختیار مال اوسکا تلف کرتا کہ مصیبت زدہ ہو اور مصیبت پر اجر
ہو یہہ دعا اصل میں دعا خیر ہے الا دعا ملک کے مستجاب ہوتی ہے دو
وجہ سے ایک طہارت ذاتی دویم دعا در حق غیر بلسان غیر عاصی پس
مراد اتلاف انفاق ہے **سوال** اس آیۃ کے کیا معنے ہیں وَجَعَلُوْا
بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا اور قول کفار کا ملایکہ کے حق میں انہم
بنات اللہ **جواب** مراد از جنۃ ملایکہ ہین کہ وہ مخفی از ابصار رہتے
ہین عند الکفار وہ بھی جنات کی قسم ہین **سوال** ملایکہ کو امر سجود کے
واسطے آدمی کے کیون ہوا احسن تقویم کے واسطے یا تعلیم اسماء
کے واسطے **جواب** احسن تقویم کے واسطے قبل از معرفت

سوال فضل آدم کیون ہوا جواب سبب امتحان اگر بعد معرفت
فضل ہوتا تو ابلیس انکار نکرتا انا خیر منہ کہتا فضل آدم کا علم کے ساتھ
تہا نہ مجرد ذات سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو انسان کے آگے سجدہ کرنے
سے کیون منع کیا جواب سجود لغیرہ ہے اور شارع نے منع کیا ہے
کہ انحنا بھی مت کرو مصافحہ کرو سوال کوئی ملک بنوافل متقرب الی اللہ
ہوتا ہے جواب نہین ہوتا کیونکہ وہ مدام اداے فرائض مین
مستغرق ہین بندہ پر فرائض کم ہیں یہہ بعد ادائے فرائض کے بذریعہ
نوافل متقرب ہو جاتا ہے فرشتون کو فکر نہین صرف عقل ہے
مصنوعات اللہ میں فکر کرنے کا ثواب اونکو نہیں ملتا جیسا اجتناب
مناہی کا ثواب اونکو نہین ملتا سوال کراماً کاتبین وہی ہین جو حافظ کلام
بشر ہین یا کوئی اور ہین ملکین کاتبین وہی رقیب عتید ہیں۔ انسان
جو کچھہ تلفظ کرتا ہے لکھتے ہیں جو نہیں تلفظ کرتا نہیں لکھتے تلفظ
کیا ہے ہوا مین اپنا نفس پہونکنا ہوا میں سے فرشتہ لیتا ہے
جسوقت بندہ تلفظ کرتا ہے فرشتہ دیکہتا ہے یہہ لفظ اسکے موہنھ
سے نکلا اوسکے موہنہ سے قبض کر لیتا ہے قبل اسکے معلوم ہو چکا ہے
کہ ملایکہ تین قسم ہین ایک عالین جنکو مہیمون کہتے ہیں و مستغرق
اسم جمیل ہین ہین حیران ہین سکاری اللہ تعالیٰ نے عمل سے پیدا
کیا وہ خشیہ کہ ما فوقہ ہوا دما تحتہ ہوا نورون کی صورت مین ہین صنف
دوم ملائکہ لتسخیر ہیں جنکا لیل و نہار مین عروج الے اللہ و نزول الیہا
ہوتا ہے اور وہی مستغفرین ہیں لمن فی الارض و للمومنین
اور موکل ہین بالارحام و الالہام و نفخ ارواح و ایصال ارزاق و انزال
امطار سلطان اونکا قلم اعلےٰ ہے اوسکا نام عقل اول ہے یہہ حقیقت

پیدا ہوئی جب صنف اول غالین پیدا ہوئے مگر اوس تجلی سے محجوب
ہین صنف سویم ملایکہ تدبیر ہین یہہ اجسام کے مدبر ہین اجسام طبعی
ہون یا نوری یا فلکی یا عنصری (کیفیت اجنحہ ملایکہ) اللہ تعالے
نے فرمایا ہے اولی اجنحۃ مثنی وثلاث ورباع مراد اجنحہ
سے قوی ہین جیسے قوی انسان کے اپنے اپنے محل مین ہین اپنے
مقام سے تجاوز نہین کرتے ایسے ہی انکے قوی بھی اپنے مقام
سے تجاوز نہین کرتے برعکس اجنحہ طیور کے کہ طیور بلا اجنحہ نزول
کرتے ہین اور صعود طیور کا بالاجنحہ ہوتا ہے اور ملائکہ اپنے مقام سے
صعود نہین کرسکتے ہبوط ملایکہ بقوت اجنحہ ہے اور صعود بالطبع اور
صعود طیور کا بالاجنحہ ہے اور نزول بالطبع ہے اپنی مرکز کی طرف انا
بالطبع ہوتا ہے اور اوسے مفارقت بالقسر ملایکہ کو رسل کہتے ہین
کہ وہ موضوع براے ارسال احکام ہین اور بعضون کو نہین کہتے ہین
ہین یہ اپنے احکام ذاتی کے واسطے عارف ہین آخر نبی ملایکہ
کا اسمعیل ہے صاحب آسمان دنیا اور ملایکہ کو احکام رب کیطرف سے
ملے باطن شریعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے در عالم ارواح انکی
شریعت کے یہی حدود ہین وما منا الا لہ مقام معلوم یعنے
اونکے حدود ہین جن سے متعدی نہین ہوسکتے ان حدود کا نام
شریعت ہے عقیدہ آبا ئہ علیہ السلام سب ابرار اور حضرت
کے والدین شریفین مین کوئی بات موجب ایذا نہ چاہئے اور حکم
اہل فترتین یعنے فترت مین نوح وادریس اور فترت مین حضرت و
عیسے علیہ السلام مومن کو لازم ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے آباء واجداد کو حضرت آدم سے لیکر حضرت عبد اللہ تک ابرار

لکھے جلال الدین سیوطی نے اس مسئلہ میں چھ کتابین لکھی ہین مطلب
سب کا یہہ ہے کہ ادب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرض ہے ایذا
اونکی ایذا اللہ کی ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان الذین یؤذون
اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا
مہینا اور قرآن مجید مین بہی ہے وما کنا معذبین حتی نبعث
رسولا اہل سیر کی کلام دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد المطلب نے
کیا کہا جب حضرت عبد اللہ کو نحر کرنے لگے تو شہادت توحید کی ادا
کی جیساکہ بیان اوس کا آوے گا جلال الدین سیوطی نے کہا ہے کہ
حدیث مین وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالے نے ابوین حضرت کے زندہ
کئے اور وہ ایمان لائے ایک جماعت حفاظ حدیث کی اس پر ہے
ایک خطیب بغدادی ہے دوسرا ابو القاسم بن عساکر ابو حفص بن
شاہین اور سہیلے اور قرطبی محب الدین طبری ابن منیر ابن سید الناس
اور صفدی ابن نصر دمشقی وغیرہم۔ سہیلی تو یہہ کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ابوین کا حال پوچھا گیا حضرت نے فرمایا کہ مین نے ابہی اللہ
سے نہین پوچھا امید ہے کہ مجکو عطا کریگا اوس نے کہا اس حدیث سے
اشارہ شفاعت کا نکلتا ہے اور ایک اور حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی
کہ قیامت میں امتحان لیگا اوسوقت جو تسلیم کرے گا وہ جنت مین
اور جو نہ تسلیم کریگا وہ دوزخ میں مگر سب تسلیم کرینگے طبری کہتا ہے
کہ اللہ قادر ہے کہ اونکو حضرت کے خاطر زندہ کردیا ہو پھر اقرار بالایمان
کرکے فوت ہو گئے ہون قرطبی کہتا ہے یہہ احیا ممنوع نہین نہ عقلاً
نہ شرعاً جیسا احیاء قرآن شریف میں ہے قتیل بنی اسرائیل کا زندہ
ہوا اوس نے اپنے قاتل کے خبر دی پھر مرگیا اور خدا تعالے نے فرمایا

قال لهم الله موتوا ثم احیاهم بعض محققین نے کہا ہے کہ
قیامت کے دن اہل الاعراف کو حکم ہوگا کہ سجدہ کرو کہ اوس سجدہ سے
میزان حسنات کے بھاری ہوجاوی اوسوقت کا سجدہ بعد معرفت کے
موجب ثواب کا ہے اس عالم برزخ میں جو عبادت کرے یا ایمان لاوی
یہہ موجب ثواب کا کیون نہ ہوگا امام ابوبکر بن عربی مالکی کہتا ہے اسّے
کیا زیادہ ایذا حضرت کو ہوگی جو کہے انکے ماں باپ نار میں ہیں اور
حدیث مسلم میں ہے کہ احیاء کو بسبب اموات ایذا نہ دو پس حضرت
کے والدین کو من اہل النار کہنا حرام مطلق ہے اہل فترتین کا حال یہہ ہے
کہ ایمان تصدیق کا نام ہے جسکو انبیاء لائے ہون اور اہل فترتین کے
پاس نہ کتاب آئی نہ رسول مگر جو شخص کہ موحد تھا بنور قلبی اور اسے توحید
پر فوت ہوا وہ اہل جنت سے ہے شیخ نے فتوحات باب عاشر میں
فرمایا اہل فترت کے تیرہ قسم ہیں چھہ قسم سعید ہیں اور چار شقی اور تین
تحت مشیت رب العزت اور سعدا کا قسم وہ ہے جو موحد ہے اور اشقیا
جو مشرک تھے اور تحت مشیت وہ جنہنے شرک نہیں کیا سب معطلہ ہیں یعنی
عقیدہ ثمرہ جمیع تکالیف کا جو انبیاء کرام لاتے عاید و راجع بسوئے عباد ہے
نہ بسوی اللہ کہ وہ ان اللہ غنی عن العالمین پس سب تکالیف کفارات
ہے ان مخالفات کا کہ ارتکاب انکا عباد سے ہوا سبب مشروعیت
جمیع تکالیف کا وہ ہے جو دانہ کہایا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام نے شجرہ سے
کہایا اور یہ سب تکالیف کفارات اور تطہیرات اسکے ہیں اکلہ آدم علیہ السلام
حقیقت معصیت نہیں تھی وہ ایک صورت تھی کہ اولاد آدم کو دیکھائی گئی
کہ جب مخالفت میں واقع ہون تو کیا کرین کیونکہ انبیاء علیہ السلام ہر
وقت ترقی میں ہیں۔ انتقال انکا مقام یا حال اعلے کیطرف ہوتا ہے

اس اکلہ کا حکم بنی آدم پر قیامت تک جاری ہے - کہ یہ شجرہ مظہر ارتکاب
بنی آدم کا منہیات پر تھا جو حرام یا مکروہ ہیں یا خلاف اولیٰ بعض بنی آدم
مرتکب خلاف اولیٰ کے ہیں بعضے مرتکب مکروہ کے بعضے حرام کے اور اثم کا
کفارہ سوا توبہ کے نہیں - انبیاء کرام کے مخالفات خلاف اولیٰ کے ہوتے ہیں
وہ حضرات حرام اور مکروہ نہیں کرتے اور خلاف اولیٰ بھی اسواسطے کرتے
ہیں تاکہ امت کو اسکا جواز معلوم ہوجاوے اور اس فعل میں بھی ماجور
ہوتے ہیں - قصہ آدم میں جو اکلہ شجرہ واقع ہوا تو بہ اللہ کی انپر اور
اجتباء اور اصطفاء انکا اسی بیان ابانت کے تھا کہ سب مخلوق تحت قضا
وقدر کے ہیں ہر حرکت اور سکون میں عقیدہ ۴۲ ولایت نبوت سے مدد
لیتی ہے شہوداً و وجوداً - نہایت ولایت کی بدایت نبوت کو لاحق نہیں ہوسکتی
غایت امداد اولیاء کا یہ ہے کہ عبادت بشریعت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کریں جب شریعت محمدیہ سے خارج ہوں تو ہلاک ہوجاویں -
امداد الٰہی بند ہوجاتی ہے - ناممکن ہے کہ اللہ سے کوئی چیز بلا استقلال
لے سکیں سب انبیاء اور اولیاء استمداد حضرت سے لیتے ہیں - ایسا ہی الہام
ولی کا موافق شریعت کے ہوتا ہے - اگر خلاف شرع کے ہو تو مردود ہے
اور وہ وسوسہ شیطانی ہے اور شیخ محی الدین نے لکھا ہے کہ مقام ولایت
کا اکمل ہے مقام رسالت سے تو مراد انکی یہ ہے کہ مقام ولایت نبی کا فی
نفسہ اکمل ہے مقام رسالت نبی سے کیونکہ متعلق ولایت نبی کا اللہ تعالیٰ
ہے - اور وہ تعلق دائم ہے دنیا اور آخرت میں اور متعلق نبوت اور رسالت
کا خلق ہے - تو یہ تعلق زائل ہوجاتا ہے بزوال تکلیف کہ موت کے ساتھ
زائل ہوجاتی ہے پس یہ تعلق دنیا ہی میں رہتا ہے نہ آخرت میں عقیدہ
افضل اولیاء اس امت کے بعد الانبیاء والمرسلین حضرت ابوبکر صدیق

ہیں پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ حدیث صحیح میں وارد ہے

ما فضلکم ابو بکر بکثرۃ صوم ولا صلوٰۃ ولٰکن بشئی

وقر فی صدرہٖ یعنے صدیق اکبرؓ تم پر فضیلت لے گیا ہے ایک نور کے ساتھ جو اس کے سینہ میں بھرا گیا ہے کثرت صوم صلوت سے فضیلت نہیں شیخ ابو الحسن اشعری نے فرمایا کہ صدیق اکبرؓ ہمیشہ ابتدا سے عین رضا الٰہی میں رہے کوئی حالت غضب کی انپر نہ آئی نہ ایام جاہلیت میں نہ ایام اسلام میں۔ ایام جاہلیت مین موحدین میں تھے۔ اور ایام اسلام مین اول مومنین سے خلافت اور فضیلت حضرت عمرؓ کی اور باقی خلفا کی بترتیب باجماع صحابہ مہاجرین انصار ہے۔ عقیدہ (۲۴) بیان وجوب کف یعنے رکھنا مشاجرات ومخالفات صحابہ سے کہ وہ سب ماجور تھے۔ کیونکہ سب باتفاق اہل سنت عدول ہیں اور مجتہد مصیب ہو یا مخطی وہ ماجور ہے اور مراد عدول سے مقبول روایت ہیں اور واجب و فرض ہے اعتقاد وجوب محبت جمیع ذریت حضرت صلعم اور اکرام اور احترام انکا) یعنے حسنین اور اولاد انکی وحضرت فاطمہ وغیرہا تا قیامت الخ (عقیدہ ۲۵ اکبر اولیا بعد صحابہ قطب ہے ثم افراد ثم اوتاد ثم ابدال رضی اللہ عنہم۔ قطب زبان معانی حروف مقطعات کو جانتا ہے یعنے اوائل سورتون مین جو مقطعات ہین سوال شان قطب کا کیا ہے۔ جواب شیخ ابو الحسن شاذلی نے فرمایا کہ شان قطب کے پندرہ ہین اول مدد عصمت کی دوم رحمت سوم خلافت چہارم نیابت پنجم مدد حاملان عرش عظیم کی اور ہے کشف ذات ششم احاطہ صفات ہفتم بکرامت حکم وفصل انفصال اہل از اول الا نہایت حکم ما قبل او ما بعد وحکم من لا قبل لہ ولا بعد لہ علم احاطہ بکل علم ومعلوم نام قطب کا ہر زمانہ میں عبد اللہ

ہوتا ہے اور عبد الجامع موصوف ہوتا ہے بتخلق متحقق جمیع اسماء الہ
کے ساتھ بحکم خلافت وہ مرآۃ الحق ہے - صاحب علم سر قدر اور
اس کو علم دہر الدہر کا ہوتا ہے - اور مخفی ہوتا ہے کہ وہ محفوظ
ہے درخزاین غیرت اپنے دین مین اسکو کوئی شبہ نہیں ہوتا اور
کوئی خطرہ علاوہ مقام اپنے کے نہیں گذرتا قوی کو قوی جانتا ہے
اور حسن کو حسن بڑا مستادب ہوتا ہے - جب اللہ تعالی ولایت
قطبیت کی دیتا ہے تو اُس کے واسطے ایک سریر حضرت
مثال مین قایم کرتا ہے اور وہ اسمیں جلوس کرتا ہے - کہ اللہ تعالے
کل عالم کو حکم کرتا ہے کہ اسکی بیعت کرو - سو ملایکہ اعلین کے
سب بیعت کرتے ہیں - ملایکہ زمین اور آسمان کے ارواح مدبرین
اور خاصہ اس قطب کا یہ ہے کہ تخلیہ مین رہتا ہے ساتھ
اللہ کے یہ خلوت علوم اسرار کے ساتھ ہوتی ہے - قطب
بزور شمشیر ہوتا ہے - جیسا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ
اور کبھی فقط بالعمل ہوتا ہے اور خلیفہ ظاہر اُس کا نواب ہوتا
حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مین نے حضرت خضر علیہ السلام
سے پوچھا کہ امام شافعی کا کیا درجہ ہے کہا اوتاد اربعہ سے ہے
پھر امام احمد کا پوچھا فرمایا وہ صدیق ہے - غرض ائمہ مجتہدین
اس سلسلہ مین داخل ہیں - شیخ نے باب ٣۵٣ مین لکھا ہے
کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ عیسی علیہ السلام نزول کرے گا
اور ہمارے ساتھ ایمان لاوے گا وحی اسکی اور الہام اس کا
بند ہوگا مگر کشف ہوگا اور شریعت کے تابع ہوگا - ابتداء
عالم سے انتہا تک قطب عالم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

اور اقطاب سالو اب ہیں - ظہور جید ہی حضرت صلعم تک (۲۵)
قطب گزری - قطب پر مدار عالم کون و فساد کی ہے - اور
اوتاد اربع مدار جہات اربع کے یعنی شمال و جنوب و مشرق و
مغرب - اور دو امامان پر مدار عالم غیب و شہادت اور سات
اقلیم کی سات ابدال پر ہے - سات صفات باری تعالےٰ کی مدد سے
حافظ ہوتے ہیں حیات و علم و قدرت و ارادہ و سمع و بصر و کلام
اور سات انبیاء سے فیض روحانی ہوتا ہے اول بدل اقلیم اول
فلک سابع زحل روحانیت حضرت ابراہیم خلیل سے فیض پاتا ہے
اور انکے قلب پر ہوتا ہے اور اقلیم ثانی میں آسمان سادس
ہے اور ستارہ مشتری ہے اور قلب موسی علیہ السلام سے
ہوتا ہے اور بدل ثالث فلک سادس ہے اور مریخ سے پاتا ہے
اور قلب ہارون علیہ السلام پر ہوتا ہے اور رابع فلک رابع
اور شمس ہے اور قلب ادریس پر ہوتا ہے اقلیم خامس ہے اور
زہرہ ہے اور وہ بر قلب یوسف علیہ السلام ہوتا اور اقلیم
سادس پر فلک سادس ہے اور عطارد ہے اور وہ بر قلب عیسیٰ
علیہ السلام و یحیی علیہ السلام ہوتا ہے اور اقلیم سابع پر فلک
دنیا ہے اور قمر ہے اور یہ بدل بر قلب آدم علیہ السلام ہوتا ہے
عقیدہ ۴۶ وحی اولیاء میں و انبیاء میں کیا فرق ہے اور کیفیت
انکی) وحی انبیاء بزبان جبرئیل علیہ السلام ہوتی ہے بحالت
یقظہ و مشاہدہ اور وحی اولیاء کی بزبان ملک الہام خواب
میں یا خیال میں یا معنوی یا کتابتہً اور کتابت میں یہ خاصہ ہے
کہ ہر طرف سے پڑھی جاتی ہے شیخ فرماتے ہیں کہ میں نے کعبہ شریف

مین ایک فقیر کو دیکھا اوسپر ایک ورقہ نازل ہوا جسکی کتابت اسطرح سے
پڑہی جاتی تہی سب کو یقین ہوا کہ یہ کتابت مخلوق کی نہیں اوسپر
عمل کرنا ناجایز ہے مگر موافق شریعت کے ہو - وحی ایک اشارہ
کا نام ہے جو قائم مقام عبارت کے ہوتا ہے فرق اتنا ہے کہ عبارت
سے خیال طرف معنے مقصود کے جاتا ہے اسیواسطے اوسکو عبارت
کہتے ہیں کہ اوس خیال عبور کرجاتا ہے اوراشارت عین ذات معنے
کا نام ہے اس الہام کو دوسرا نہیں سمجھ سکتا یہ علین فہم مفہوم ہوتا ہی
یہ وجدانی امر ہے حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جب حضرت عیسے نازل
ہو وینگے تو الہام اونکا بند ہوگا کشف تام ہوگا جو الہام پر زیادہ ہے
اوس کشف سے معانی قران شریف اور حدیث کے سمجھینگے اور تابع
شریعت محمدیہ کے ہو وین گے محل الہام کا نفس ہوتا ہے اور وحی
انبیاء کا قلوب پر ہوتا ہے اور بواسطہ جبرئیل علیہ السلام جب ولی کو فرشتہ
نظر آتا ہے تو خاموش ہوتا ہے جب کلام کرتا ہے تو پوشیدہ ہو جاتا ہی
مگر یہ خیال رہے کہ جو کچہہ اولیا پر الہام ہوتا ہے حضرت محمد سے
ہوتا ہے صلعم (بیان اولیا اللہ وارث رسل کرام کے ہین)
منازل اولیا اللہ کے دو لاکہہ اڑتالیس ہزار نو سو ننانوین ہیں ولی کو
جمیع مقامات مین نزول کرنا ضرور ہے ہر منزل مین بے نہایت علوم
عطا ہوتے ہین یہ منازل خاص اس امت محمدیہ کا ہے امم سابقہ سے
کوئی اس مرتبہ کے لائق نہین ہوا اور اولیاء اللہ کو علے قدم الانبیاء
علے قلب الانبیا کہتے ہین یعنے جس نبی سے اوسکو فیض پہونچے وہ اسکی
قدم اور قلب پر کہلاتا ہے ورثت الانبیا علماء اولیا رہیں علما محافظ
احکام ظاہرہ کے ہوتے ہیں اور اولیا حافظ احوال اور احکام باطنہ

کے ہوتے ہیں اور بعضے علما حافظ احکام ظاہر اور باطن کے ہوتے ہیں
سوال وارث محمدی و وارث غیر محمدی میں کیا فرق ہے **جواب**
فرق یہ ہے کہ وارثان محمدی کے کرامات اوسکے قلب میں ہوتے ہیں
اسکو خاص لوگ جانتے ہیں اور وارث غیر محمدی کے یعنے باقی انبیا
کے ظاہر شہرۂ آفاق ہوتے ہیں وارث محمدی جامع جمیع علوم انبیاء
کا ہوتا ہے یاد رہے کہ وارث کامل کوئی نہین اگر کامل ہوتا تو رسول
ہوتا یہ محال ہے وراثت دو قسم ہے ایک معنوی دوسری محسوس معنوی
وہ ہولی ہے کہ نفس اخلاق مذمومہ سے پاک ہو اور مکارم اخلاق کے
ساتھہ موصوف ہو اور دوام ذکر الٰہی ہو بحضور قلب اور محسوس وہ ہے
کہ حضرت کے افعال اور اقوال اور احوال کا حافظ اور مخبر ہو **عقیدہ**
صوفیہ کرم ہدایت پر ہیں اور طریقہ جنیدیہ یعنے حضرت جنید کا اقوام
طرق ہے) صوفی نام ہے فقیہ عامل بعلمہ کا کہ مجتہد فی الطریق ہو مطلع بر
دقایق اسرار شریعت جیسے مجتہدین فروع شریعت مین جسطرح فروع شریعت
میں واجبات محرمات الآز مندوبات مکروہات و خلاف اولے ہوتے
ہیں ان سے علاوہ باطن شریعت میں مجتہدین طریقت نے مقرر کئے ہیں
مگر وہ مجتہد مقلد ظاہر شریعت کے اور اجماع امت کے ہوتے ہیں جو شخص
اون میں سے دعوے کمال کا کرے اور مقلد صریح شریعت اور اجماع کا نہ ہو
وہ کاذب ہے حضرت علی خواص فرماتے تھے کہ کامل فی الطریق تب
ہوتا ہے جب عالم اوس مقام سے کہ جانتے آئمہ مجتہدین نے لیا ہے
کرامات جو اونسے ظاہر ہوتے ہیں عالم ظاہر ہی بسے نہیں ہوتے جب
تک کہ اونکے طریق پر نہ چلے شیخ ابو الحسن شاذلی نے فرمایا یہ طریقت
ایک طریق ہے جنسے اخلاق مرسلین کے جمع کئے ہین شیخ ابو القاسم

جنید قدس سرہ بالاتفاق سیدہ الطائفہ ہے فرماتے تھے کہ ہمارا علم مشید بالکتاب والسنت ہے فقط اجماع اور قیاس تابع کتاب اور سنت کے ہیں اگر کوئی اختلاف انکار علماء کا صوفیہ پر ہوا ہے بسبب وقت مسائل صوفیہ کرام کے واقع ہوا نہ بسبب خروج از شریعت

فی نفس الامر عقیدہ ۱۹۔ جمیع ائمہ مجتہدین ہدایت پر ہیں اور اللہ کیطرف سے اونکو اجتہاد پر اجر ملتا ہے اگرچہ اون سے خطا واقع ہو حدیث میں وارد ہے کل مجتہد مصیب یعنے جو مجتہد ہے اوسکو اجر ملتا ہے اگرچہ خطا ہو مجتہدین کا اپنے اپنے مقلدین پر قیامت تک احسان ہے کہ مقلدین یا التکلیف عامل بالشرائع ہیں سنن بیہقی میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب قاضی شریح کو عہدہ قضا کا دیا تو فرمایا کہ کتاب اللہ میں دیکھنا اگر صاف ملے کسی سے نہ پوچھنا اگر صاف قرآن شریف میں نہ ملے تو سنت حضرت صلعم کا تابع ہونا اگر سنت میں بھی صاف نہ ملے تو اپنی رائے سے کوشش کرنا مدارسے مجتہد قول بالرائی فی دین اللہ سے بیزار ہیں مستحق کی بریئت کا یہ ہے کہ بیہقی میں حضرت عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے تھے جب لوگوں کو فتوے دیتے تو فرماتے امام ابوحنیفہ سے مروی ہے لا ینبغی لمن لا یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی جو میری دلیل کو نہ جانے میری کلام کے ساتھ فتوے دینا اوس کو مناسب نہیں امام مالک کہتے تھے کوئی شخص جو فتوے دے اپنی کلام سے ماخوذ ہوگا یا اوس پر مردود ہوگی سوا ذات رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے۔ امام شافعی کا قول ہے۔ اذا صح الحدیث فھو مذھبی اور نیز امام شافعی کا قول ہے

جب تم میری کلام کو حدیث کے مخالف دیکھو تو حدیث پر عمل کرو
اور میری کلام کو دیوار پر مارو۔ اور امام احمد کہتے تھے کسی کو اللہ
و رسول کے ساتھ کلام نہیں امام احمد کا مذہب کسی کتاب بدون
نہیں ہوا ہمارا مذہب اسکا لوگوں کو زبانی یاد ہے تیس ہزار مسئلہ
نماز میں انہوں نے بتایا کسی نے مسئلہ پوچھا تو جواب دیا کہ کسی کی
تقلید نہ کر نہ میرے نہ مالک کی نہ اوزاعی کی نہ غیر کی تو حکم وہاں سے لی
جہاں سے اونہوں نے لیا ہے یعنی کتاب اور سنت سے قطعیہ خطاب
اون لوگوں کو ہے جو قوت اجتہادی رکھتے ہیں یعنی معانی کتاب
سنت کو اصول قواعد تک جانتے ہیں تو سوا ہے مجتہد کے کوئی نہیں
جانتا جو غیر مجتہد ہو اوسپر تقلید ایک امام کی واجب ہی والا
ہلاک و ضلّ ۱۲ عبد الوہاب شعرانی سوال مجتہدون نے جو استنباط
احکام کا کیا کس دلیل سے کیا جواب اونکی دلیل اجتہاد میں وہ
اجتہاد ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے شب معراج تخفیف
صلواۃ میں فرمایا کہ درمیان موسے اور حق تعالے کے مراجعت فرماتے
رہے اللہ تعالے نے جب امت پر پچاس نماز فرض کی تو حضرت
صلے اللہ علیہ والہ وسلم حضرت موسے کے پاس آئے دل میں کوئی غم اونکے
نہیں تھا اور نہ زبان پر کوئی کلام کہ یہ کثیر ہے جب موسے نے فرمایا
یہ بہت ہیں آپ مراجعت فرماؤ تخفیف کراؤ حضرت متردد ہوئے
کہ شفقت امت پر تخفیف کرانا چاہتی ہے تاکہ تکلیف میں نہ
پڑیں اور اللہ تعالے کا حکم ... واجب التسلیم ہے اب وہ حال سے
اوٹھ گیا ہے یہی اجتہاد تھا جب شفقت امت کا خیال غالب ہوا
حضرت موسے کا قول تسلیم کرکے مراجعت فرمائے اس مراجعت میں

جبر قلب موسیٰ ہی تھا سواسطے کہ موسیٰ جب رجوع اپنے قلب کی
طرف کرتے تو یہ خیال مشقت امت کا ضعیف ہو جاتا کیونکہ پچاس نماز
میں کوئی مشقت نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے امت کو قوت دیدیتا اور اللہ تعالیٰ
موسیٰ سے زیادہ رحم والا ہے اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
ہے جب موسیٰ اس مراجعت سے حیرت میں ہوئے تو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ما یبدل القول لدی اس قول سے دلداری موسیٰ
کی فرمائی اور اشارہ فرمایا کہ قول اول پچاس تھا قابل تبدیل تھا
اور قول الٰہی قابل تبدیل بھی ہوتا ہے اور غیر قابل تبدیل بھی
پہلا قول معروض تھا دوسرا حکمی۔ اس قصہ میں مشروعیت اجتہاد
کے براے ایمہ مجتہدین میں واقعہ ہے کہ قلب مبارک حضرت کا
اجتہاد سے متردد ہوا تو اللہ تعالیٰ نے جبر فرمایا اور یہ ایک وصف
قابل اقتدا فرماتے۔ لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ جو
حضرت کا حال مبارک ہے وہ واجب الاقتدا ہے اور نیز قول
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من
عمل بہا ایمہ مجتہدین کو اجتہاد پر بڑا باعث ہے کسی شخص کو جایز
نہیں کہ مجتہد کے حکم مین طعن کرے کیونکہ حضرت نے مجتہد کا حکم
مقرر و مسلم رکھا جو مجتہد پر طعن کرے اوسنے حضرت پر طعن کیا
نعوذ باللہ حضرت نے فرمایا کل مجتہد مصیب ہے آیمہ
مجتہدین قیامت میں صفوف انبیاء اور رسل میں ہونگے اور
کوئی نہیں ہوگا عقیدہ کرامات اولیاء حق ہیں اہل سنت جماعت
کا یہی اعتقاد ہے اکثر معتزلہ منکر ہیں اونکا قول ہے اگر کرامات اولیاء
اللہ کے ظاہر ہوں تو فرق درمیان کرامات اور معجزہ کے مشکل ہے

جواب یہ ہے کہ یہہ فرق ظاہر ہے معجزہ بوقت دعوی نبوت کے ظاہر ہوتا ہے اور کرامت میں دعویٰ نہیں اگر دعوےٰ نہیں اگر دعوائے کرے تو شعبدہ ہو جاوے اور کرامت اولیاء ہیں انکار ناممکن ہے کیونکہ حضرت مریم کے واسطے نہر جاری ہو گئی اور خشک کھجور نے چھوہارے تازے ڈالے اور جب حضرت ذکریا اونکے پاس جاتے تو ہر طرح کے میوے تازے پاتے وہ بھی حیران ہو گئے اور فرمایا کہ کہاں سے آئے فرمایا من عند اللّٰہ اور آصف بن برخیا حوش بلقیس کالمحہ البصر میں لائے آصف اور مریم پیغمبر نہیں تھی اور تین مسافر بنی اسرائیل کی غار میں بند ہو گئے تھے تو اعمال صالحہ کے یاد کرنے سے اور توسل پکڑنے سے پتھر وہاں سے ہٹ گیا۔

عقیدہ ۱۵ (ایمان اسلام اور ایمان، یہ دونوں متلازم ہیں) اسلام شرعی عبادات کا نام ہے تلفظ شہادتین اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ صوم و حج یہہ ارکان اسلام کے بدون ایمان کے قائم نہیں ہو سکتے ایمان تصدیق قلب کی ہے ساتھ اوس چیز کے کہ حضرتؐ لائے آدمی مکلف بایمان اس طرح پر ہے کہ جو اسباب ایمان کے ہیں وہ طیار کرے توجہ ذہن کے اور فکر کرنا اور کان رکھنا اور موانع سے ہٹنا یہہ سب افعال اختیاری ہیں یہ مدار تکلیف کی ہے پس یہہ خیال کرنا کہ تصدیق جسکا نام ایمان ہے وہ قسم علم کا ہے اور علم کیفیت نفسانی ہے اور آدمی مکلف بافعال اختیاری ہوتا ہے یہہ کیفیت اس کی اختیار سے باہر ہے یہہ خیال غلط ہے کیونکہ اس کیفیت کا اختیار ہے حاصل کرنا باستعمال اسباب ہے و تفکر نظر جو اختیاری ہے

یہہ عادت اللہ تعالے کی جاری ہے کہ جب یہہ اسباب مرتب ہوتے ہیں تو اللہ تعالے شرح صدر فرما دیتا ہے اور وہ تصدیق جلوہ گر ہوتی ہے

سوال ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق) جواب ہدایت اللہ کی غیر مخلوق ہے وہ صفت ہے صفات اللہ سے صفات اللہ قدیم ہیں اقرار باللسان یہہ مخلوق ہے اعمال ابد سے ہے جمہور محدثین اور معتزلہ اور خوارج کا مذہب ہے کہ ایمان فقط تصدیق نہیں مجموع تین چیز کا نام ہے تصدیق اور اقرار اور عمل بمقتضائے اعتقاد کہتے ہیں جسکا اعتقاد نہیں وہ منافق ہے جسکو اقرار نہیں وہ کافر ہے جسکا عمل نہیں وہ فاسق ہے اتفاقًا عند اہل السنۃ کافر ہے عند الخوارج اور عند المعتزلہ خارج از ایمان غیر داخل در کفر علامہ تاج الدین سبکی نے کہا ہے کہ تلفظ بالشہادۃ شرط ایمان کی ہے یا شطر ایمان ہے اسمیں علماء کا اختلاف ہے کلام امام غزالی سے معلوم ہوتا ہے کہ شرط ہے نزد مصنف یہہ ایک واجب ہے واجبات سے کمال الدین نے کہا ہے کہ یہہ شرط ہے برائے اجرائے احکام شرعیہ اور جمہور محققین کا مذہب اول ہے کہ یہہ شرط ہے برائے عبادات پس اسلام و ایمان متلازم ہیں شمس الائمہ سرخسی اور فخر الاسلام بزدوی شطر کے قائل ہیں کہ جو تصدیق کرے اور ترک اقرار کا اوسکو نہ ہو بقول تمہارے کافر ہو جاوے اور یہہ خلاف اجماع کا ہے (اعتراض) ایمان متجزی ہو سکتا ہے یا نہیں (جواب) ایمان ایک چیز ہے کہ تمام اجزا بدن میں متفرق نہیں ایک نور ہے منتشر جمیع اعضا میں جب ایک عضو کاٹا جاوے ایمان دل میں رہتا ہے پس اسلام عمل ہے اور ایمان تصدیق ہے احسان رویت ہے کا لرویت

یا یون ہو کہ اسلام انقیاد ہے ایمان اعتقاد احسان اشہاد جسمین
تینون اوصاف ہون وہ منکر تجلیات الٰہی کا نہین ہوتا چاہے
تجلی آخرت مین ہو یا دنیا مین جو شخص کہ جامع ان اوصاف ثلثہ
کا نہو وہ منکر ہوتا ہے (خاتمہ) شیخ قدس سرہ نے باب ۳۶۴
فتوحات مین لکہا ہے جو مرتا ہے وہ مومن ہو کر مرتا ہے مگر یہ ایمان
بالعیان ہوتا ہے یہ ایمان نافع نہین ہوتا اللہ تعالے فرماتا ہے۔
فلم یک ینفعہم ایمانہم لما رأوا بأسنا یعنے اونکا ایمان نافع
نہین ہوا جب اونہون نے ہمارا عذاب دیکہ لیا فرعون نے بہی مرتے
وقت لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین
پڑہا مگر یہ ایمان نافع نہوا فرعون کا ایمان عند الجمہور غیر مقبول ہے
مگر ایک جماعت نے مقبول لکہا ہے منجملہ اونکے ابو بکر باقلانی ہے اور
بعض حنابلہ (تکملہ) اس سے معلوم ہوا کہ جس نے شیخ
کیطرف منسوب کیا ہے کہ وہ ۔۔۔ قبولیت ایمان فرعون کے قائل
ہیں وہ مفتری ہے (عقیدہ ۳) حقیقت احسان۔ حقیقت احسان
کی یہ ہے ان یعبد العبد ربہ کانہ یراہ یعنے بندہ اپنے رب
کی عبادت اسطرح پر کرے گویا اوس کو دیکہتا ہے جیسا حدیث
سوال جبرئیل مین حضرت سے واقع ہوا کہ اسلام ایمان احسان کے
معنے مشروحا واضح ہوئے علم عبد کا کہ اللہ اوسکو دیکہتا ہے اکمل فی
التنزیہ ہے اوس سے کہ عبد حق تعالے کا شاہد ہووے کیونکہ بندہ
کی رویت بقدر دائرہ عقل کے ہوگی اور رویت اللہ کے بقدر وسعت
الٰہی ہوگی مقام احسان مین جب بندہ عبادت کرتا ہے تو فعل اپنی
طرف منسوب نہین کرتا فقط فعل حق ہے کہ اسکے جوارح سے صادر ہوا

یہہ مقام اخلاص کا ہے کہ اپنے نفس کو شریک اللہ کے ساتھ نہیں پاتا
شیخ نے فرمایا کہ ایمان اسلام پر مقدم ہے اور اسلام ثانی اور احسان
ثالث اسکے ساتھ وتر ہونا ثابت ہوا وتر اشرف المراتب ہے اور یہہ
ثالث اول لا فراد ہے تصدیق مشاہدہ فی التخیل سے ہوتی ہے اور
اسلام انقیاد ہے اور انقیاد اسے ہوتا ہے جو اپنا ناصیہ بید اللہ
دیکھے ایسا دیکھنے والا مطیع طوعاً ہوتا ہے اور نہ دیکھنے والا مطیع کرہاً
ہوتا ہے اور احسان یہہ ہے کہ عبادت اللہ کی ایسی ہووے کہ بندہ گویا
خدا کو دیکھتا ہے اگر بندہ نہ دیکھے تو اتنا جانے کہ خدا اوسکو دیکھتا ہے
سید علی بن وفا فرماتے ہین احسان سے بالاتر مقام ایقان کا ہے اس
کلام مین متفرد ہیں مقام احسان میں معصیت متصور نہیں ہوتی یہ مقام
انبیا کا ہے وہ معصوم ہیں اور اولیا محفوظ ہیں کیونکہ اغلب احوال
اونکے مقام احسان میں ہین نہ دوام غایت معصیت اہل احسان کی
ترک اولےٰ ہے اور ترک اولے انبیا ؑ کا برائے تعلیم اُمّت ہوتا ہے
اوس ترک میں بھی اونکے ترقی ہے کیونکہ تعلیم فرماتے ہین کہ اگر خلاف
واقع ہووے تو ایسا کرین یعنے استغفار کرین مکروہ اور حرام اونسے
صادر نہین ہوتا (مسئلہ) انا مومن انشاء اللہ کہنا جایز ہے
یا نہین امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا مقاصد میں اکثرین سے
منع منقول ہے عقاید نسفی مین ہے لا ینبغی ان یقول العبد انا
مومن انشاء اللہ سعد الدین تفتازانی اسکے یہہ معنے کرتا ہے کہ ترک
اسکے اولےٰ ہے پھر تفتازانی لکھتے ہیں کہ فریقین میں حقیقۃً معنوی
اختلاف نہین کیون کہ اگر مراد از ایمان مجرد حصول ہے یعنے تصدیق قلبی ہے
وہ تو حاصل ہے فی الحال اور اگر مراد ثمرہ ایمان کا ہے یعنے نجات

کے در حق عاصیان اہل کبائر ثابت ہے عقیدہ ۵۶ ہر عاصی پر
توبہ واجب ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا
أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور بندگان خاصان کو تلقین فرمائی
ہے ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا اشارہ ہے کہ اول توبہ خدا کیطرف
سے پھر بندہ کی طرف سے باب تعلیم الکریم سے خصم کو حجت کی کہ جب
وہ مجوب ہو تو طریق جواب کا تعلیم کر دیتی ہیں یعنے پہلے خدا تعالےٰ
رجوع فرماتا ہے تو بندہ گنہ سے تائب ہوتا ہے قیامت کے دن شہداء
سے یہ خطاب ہوگا کہ تمنے اسباتت سے توبہ کیوں نہ کی جواب دینگے
یہ تعلیم باری تعالےٰ کہ خداوندا اگر تو رجوع فرماتا تو ہم توبہ کرتے جو عارف
ہے وہ سوال کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ اوسپر توبہ کرے یعنے رجوع فرمانے
کا کرے غرض یہ ہوتی ہے کہ بندہ سائل ہے اور معترف ہے ایسواسطے
اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ توبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون یعنے
رجوع کرو طرف قرآ اور دعا کے جیسا کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام
نے کیا کہ آدم علیہ السلام سے بصورت خلاف ہوا نہ بالمعنے
کیونکہ اکلہ از شجرہ میں نطق اور انتہا کمو حرمت نہیں تھا محض
بہ لفوذ تقدیر الٰہی تھا اور یہ توبہ اور رجوع جو ہے محض واسطے
اثبات کے ہے کہ میری نسبت علم اللہ تعالےٰ میں کیا ہے اگر مخالفت
ہے تو ضرور اوسکا وقوع ہوتا ہے اس وقوع سے توبہ کرتا ہے حضرت
آدم مقام توبہ کے عارف کامل تھے کہ اقرار شہم کرکے دعا کی
پس ناصح بالنفس وہ شخص ہے کہ حضرت آدم کا تابع ہو کہ اگر
مدعی قوت کا اور مقاومت کا ساتھ تقدیر الٰہی کے ہو تو بے ادبی
ہے عارف کامل پہلے سے معترف بالقصور ہوتا ہے بنی اسرائیل

مین کوئی شخص کامل تھا اوسنے جناب باری مین عرض کی اگر تو مجھے
عبادت کے واسطے فراغت دیوے اور مجھکو میرے حال پر چھوڑ
دیوے مین تجکو ایسے عبادات دکھلاؤنگا کہ کبھی کسی بندہ نے نکی
ہو یہہ کہکر خلوت نشین ہوا اوسے دن سے تورات کھول کر سامنی
رکھے لوگون کو حکم کیا کہ مجکو کوئی نہ بلاوے ابھی عصر کا وقت نہین
ہوا تھا کہ اوسنے خطا ہو گئے اللہ تعالٰے نے ہمارے سامنے واقعات
بزرگون کے اسواسطے بیان کئے تاکہ ہم اللہ کے ساتھ وہ ادب کہین
جو اونہون نے رکھا طاعت کی توفیق اسواسطے دی کہ شکر کرے اور
معصیت کی قوت اسواسطے دی کہ استغفار کرے مباح اسواسطے کئے
کہ اپنے مقام کے مطابق اسکو طاعت مین لاوے یا معصیت مین رکھے
کیونکہ مباح کو نیت بدل دیتی ہے عارف مباح کو محمود بنالیتا ہے
اور غیر عارف کبھی معصیت بنالیتا ہے تو غرض بندہ ہر وقت راجع الی اللہ
چاہئے بندہ مین ایک جزو بشر سے خیر نہین ہے جس سبب سے
یہ مکلف ہے بندہ اوس سے الگ نہین ہوتے اوسکو سبب نسبت فعل کے
اسکی طرف ہے اور اوسے پر اوسکو مواخذہ ہے کیون کہ اللہ تعالٰے
نے بدون دعوی کے مواخذہ نہیں فرمایا مدعی اسکی جزو بشریت
کے ہے عقیدہ (۵۷) میزان خطرات مدار وہ بر قلب بنی آدم میزان
ان خطرات کے شریعت ہے یہہ خطرہ تین حال سے خالی نہین +
مامور بہ ہوگا یا منہی عنہ یا مشکوک فیہہ جو خطرہ دل مین آوے اسکو خاطر
کہتے ہین بندہ دیکھے اگر جنس امر معروف سے ہے تاخیر نہ کرے تو
یہہ رحمن سے ہے اللہ تعالٰے نے نوازش فرمائی کہ دل مین خطرہ
ڈالا کہ عمل کرے اوریہہ خیال کہ اس عمل سے عجب یا ریا پیدا ہو وے گا

اسکا باطل خیال نکرے کہ اعتبار اول امر کا ہے اگر اول اخلاص ہے
تو سارا اخلاص ہی شمار ہوگا اگر عجب ریا پیدا ہو بھی گیا ہے تو استغفار
کرے وجوہ دوسرا خطرہ بدی کا ہے اوسکو جہان تک ہووے روکو وہ
شیطان سے ہے اول خطرہ سے استغفار کرے تیسرا مشکوک فیہ
کہ بندے کو معلوم نہیں کہ نیکی ہے یا بدی ادب کا مقتضا یہ ہے
کہ رک جاوے مثلا وضو کرنے والا خیال کرتا ہے کہ تین دفعہ اگر
دہووں تو سنت ہے چار دفعہ دہووں تو حرام ہے اس خوف سے
چوتھی دفعہ نہ دہووے حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ قلب عبد کی طرف وکیل
اللہ کے آتے ہیں جنکا نام خواطر ہے اور بندہ کے دل میں اتنا ہی
ٹھہرتے ہیں کہ مرور یا عبور ہوتا ہے وہ پیغام بندے کو دیکر چلے جاتے ہیں
ستر ہزار خاطر پھر نہیں آتا ہے جب حدیث ملائکہ داخلین در بیت المعمور کے
ستر ہزار ہر روز داخل ہوتا ہے بندے کو ان سفیروں سے غافل نہ ہونا
چاہئے اگر تو بیدار رہے تو تیرے وہ گواہ نیکی کے ہیں اور خوش
ہونگے اگر تو غافل ہے تو وہ اداس ہوکر چلے جاوینگے کہتے کچھ نہیں
اللہ کے پاس شکایت کرتے ہیں صوفیہ کے نزدیک پانچ خواطر ہیں
ایک تو قلب پر آتا ہے واسطے ادائے فرض کے دوسرا واسطے مستحب
کے تیسرا واسطے حرام کے چوتھا واسطے مکروہ کے پانچوان واسطے مباح
کے ان پانچون رستون میں ایک فرشتہ ہے مقابلے شیطان کے
جب شیطان اوسکو حرام مکروہ کا حکم کرتا ہے تو فرشتہ روکتا ہے یہ
جو آیت میں ہے کہ جبتک بندہ کام نکرے تو خطرہ بدی کا معاف ہے یہ نسبت
کل کے ہے یا بعض کے اور یہ آیت شریف وان تبدوا ما فی انفسکم
او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ غیر منسوخ ہے یا منسوخ ہے در حق عام

اس میں اختلاف ہے جو منسوخ کہتے ہیں وہ کل امت کی نسبت منسوخ
کہتے ہیں لیکن عام کتابوں میں لکھا ہے کہ مواخذہ ہوگا مگر یہ بات معلوم
کرنی چاہیئے کہ جو خطرہ قرار نہ پکڑے وہ معاف ہے مگر وہ کہ وہ خطرہ
معاف نہیں قرآن شریف میں ہے کہ ومن یرد فیہ بالحاد الخ
یعنے جو اس جگہ ظلم کا ارادہ کرے تو اوسکو عذاب ہے اس سبب
عبد اللہ ابن عباس نے طایف میں رہنا اختیار کیا کیونکہ خطرات
کا بند کرنا ان کے اختیار نہیں اور آیت میں بظلم فرمایا یہ جو
حدیث میں آیا ہے کہ حدیث النفس مغفور ہے جبتک عمل نہ کرے
یا کلام نکرے تو پھر ارادہ مستقر پر کیوں مواخذہ ہوگا (جواب)
حدیث النفس اور ہے اور ہم بالشیٔ اور ہے حدیث اول خطرہ کا نام ہے
اور ہم اوسکے استقرار کا نام ہے اور مکہ شریف میں عذاب الیم سکی
وعید عام ہے چاہے ہم اوسکا کرے یا نکرے گو یہ عموم مسجد حرام میں ہے
خارج از مسجد نہیں اگر اپنے ہم کو چھوڑ دیوے خالصاً للہ تو اوسپر
حسنہ مکتوب ہوتا ہے اگر خالصاً للہ نہ چھوڑے کسی اور سبب سے چھوڑے
تو اوسپر کوئی ثواب نہیں اور نہ عذاب ہے ہم ارادہ کا نام ہے یہ
حدیث النفس سے جدا ہے (سوال) جب وسوسہ شیطان کا نماز
میں بہت ہو اوسکا حکم کیا ہے (جواب) وہ شخص ایسا ہے جیسا کہ دشمن
کی فوج میں نماز پڑھے صلوۃ الخوف اگر نماز کو قطع کرکے شیطان کے
محاربہ میں مشغول ہووی تو ظاہری ارکان ادا کرلے جیسا مجاہد نماز اشارہ
سے کرتا ہے وسوسہ شیطان کا اوسکو کوئی ضرر نہیں کرتا غرض جو
شخص خواطر کو جدا جدا نہ جانے وہ نجات نہیں پاتا (عقیدہ ۸)
عدم تکفیر اہل قبلہ بسبب ذنوب اور بدعات کے جو احادیث

انکے تکفیر مین وارد ہین وہ منسوخ ہیں یا مؤول یا لتغلیظ وتشدید ابن عباس وغیرہ نے فرمایا ہے کہ یہہ کفر اسلام سے خارج نہیں کرتا۔ جیسی تکفیر شارب خمر کے یا جادوگر یا کاہن کے پاس آنیوالیکے۔ جو شخص بدعت کے ساتھہ اہل قبلہ سے خارج ہوتا ہے وہ منکر حدوث عالم کا ہے اور منکر بعث کا اور حشر نشر اجسام کا اور منکر علم جزئیات کا نسبت باری تعالےٰ کے غرض جو چیز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاے اور بالتواتر ثابت ہوا اوسکا منکر کافر ہے یہہ حدیث ستفترق امتی علی نیف وسبعین فرقۃ کلہا فی النار الا واحدۃ تو مراد اس واحد سے فرقہ اہلسنت وجماعت کا ہے باقی فرقون کے اصول چھ ہین۔ تشبیہہ معطلہ جبریہ قدریہ رافضہ خوارج ہرایک کے بارہ بارہ شعبے ہین کفر بمعنے تکذیب بہی آتا ہے تکذیب چار قسم ہے اول تکذیب یہود ونصارے کے یہہ کفر ہے بلاشک دویم تکذیب نبوت جیسے دہریہ انہون نے کل شرائع کا انکار کیا بلاشک یہہ بہی کفر ہے سویم تصدیق رسل کے کرتے ہیں لیکن اونکے خبرون کو نہیں مانتے منکر نکیر حشر نشر وغیرہ کیہہ فلاسفہ ہین انکا کفر اسواسطے کہ کذب انبیا کا جایز رکہتے ہین اسی مین باب نبوت کو مسدود کرتے ہین انکے تکفیر واجب ہے ایسی ہی حلولیہ کہتے ہین کہ روح الالہ نے پیغمبرون مین حلول کیا اللہ تعالےٰ کے اعضا ہین بر صورت حروف ہجا ایسے ہی خطابیہ کہ جعفر بن محمد صادق کو الہ کہتے ہیں ایسی ہی صابئیہ کہ علی بن ابی طالب الہ ہیں جب حضرت علی کو خبر ہوئی اونکو اگ مین جلانے کا حکم دیا اگ مین جلتی تہی اور چلاتے تہی کہ اب سچ ہوا کہ تو الہ ہے جب بادشاہون اسلام کو یہ خبر ہوئی تو قدریہ کو مجوس سے ملایا اور حلولیہ کو مرتدون سے اور مجسمہ کو بت پرستون سے

ہاں ہنسے کہ یہ کفر ہے اگر رجوع نکرین تو جو حکم علماء کا ہو وہ کیا جاوے
قسم چہارم تصدیق رسول کی کرتے ہین لیکن تاویل کرتے ہین جیسے
معتزلہ اور نجاریہ اور روافض اور خوارج اور مشبہہ اماموں نے اختلاف
کیا ہے کہ تاویل حد کفر کو پہونچتی ہے یا نہ بعض کہتے ہین کہ تاویل
کفر ہے بعض کہتے ہین کہ کفر نہیں غرض جو مخالفت رسول کی کرے
وہ کافر ہے مجرد انکار کرے یا خطاء فی التاویل کرے انپر حکم کافرون
کا جاری کرتے ہین عقیدہ ۹۹ اسباب شہوات کفار کے دنیا
مین کہانا پینا عورتین وغیرہ استدراج ہے ان پر عذاب ہوگا کیونکہ
کافر کا کفر پر مرنا اور اصرار کفر پر کرنا ثابت کرتا ہے کہ یہ لذائذ
اوسکے نفی پر موجب عذاب ہونگے علاوہ بر عذاب کفر معتزلہ کہتے
ہین کہ یہ لذائذ نعمتین ہین۔ ان پر شکر مترتب ہوتا ہے اور
بعض محققین نے کہا ہے کہ لذائذ کفار کرامت نہین اور نہ اہانت
ہے ان کے قوام کے بدن کے واسطے جو تقدیر مین لکہا تہا وہ دیا
خیرات جو کفار سے صادر ہوتے ہین اونکے جزا دنیا مین ملتی ہے صحت
بدن وسعت رزق اور آخرت مین اونکو کچہہ نصیب نہین کیونکہ اللہ تعالے
نے فرمایا انا لا نضیع اجر من احسن عملا بوسعت کرم خود اگر اوس
کافر کو اسلام نصیب ہو تو جن جن اعمال مین نیت شرط نہین جیسا کہ پیاسو
کو پانی دینا اور بہوکہون کو روٹی دینی مہمان نوازی کرنے صلہ رحم
اور عتق ان کا ثواب اعمال اسلامی پر زیادہ ملیگا جیسا کہ حضرت نے
حکیم بن حزام کو فرمایا جب وہ اسلام لائے اسلمت علی ما سلف
لک من خیر اوس نے اپنے نیکیون کا بیان کیا تہا جو جاہلیت
مین کئے تہین شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے کہا دنیا دار الکراہیت

نہیں جنت دار الکرامت ہے دنیا میں جو انعام ہیں موجب شکر کا ہیں
اگر شکر ادا نکیا جاوے تو موجب عذاب کا ہونگے ثم لتسئلن یومئذ
عن النعیم عقیدہ ۶۰ خلیفہ اور ملک میں یہہ فرق ہے کہ خلیفہ اسماء
الٰہیہ کا اور مصارف اسماء کا عارف ہوتا ہے اور ملک پر لازم نہیں
حضرت نے فرمایا کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہے جو ختم ہو گئی بعدہ
ملک ہے کیسا ہی ہو اطاعت سب کی واجب ہے کیونکہ اطیعوا اللہ
واطیعوا الرسول واولی الامر منکم شیخ نے فرمایا باب ۲۰ میں
کہ اللہ تعالے نے سموات میں ملائکہ نقیب مقرر فرمائے ہیں
ہر ملک کا ایک ستارہ مرکب ہے اور آسمان رات دن میں دورہ تمام
کرتا ہے وہ ملک اپنی رعیت کی حالات دیکھتا ہے اور ما بین ولاۃ
سموات اور ارض کے مناسبات اور روابط ہیں عمل ولاۃ ارض
کا مطہر از عیوب ہے اعمال کیطرف ولاۃ اسمائی نظر کرتے ہیں اور
حسب اعمال اونکے مدد یا ملامت کرتے ہیں عقیدہ ۶۱
کوئی شخص سوا انقضاء اجل کے نہیں مرتا بہت معتزلہ کا قول ہے کہ مقتول
اپنے اجل سے نہیں مرتا اگر مقتول نہ ہوتا زندہ رہتا جواب اسکا یہہ ہے
موت طبعی اس مقتول کی تقدیر میں تھی جسکا علم اللہ کو ہے خواہ
قتل ہو جاوے یا بغیر قتل مرے یہ معتزلہ کا قول غلطی کا ہے بعض معتزلہ
کہتے ہیں کہ قاتل نے عمر مقتول کی کاٹ دی دلیل اونکے حدیث قدسی
ہے جہاں وارد ہوا کہ جو شخص اپنے نفس کا قاتل ہو اللہ تعالی
فرماتا ہے بادرنی عبدی یعنے جلدی کی بندہ میرے
نے جواب یہہ فہم معتزلہ کا غلط ہے قتل نفس بارادۃ اللہ ہوا ہے
اور علامت اسواسطے کہ اونسے خلاف امر کیوں کیا احکام شرعیہ

وائیر بالامر ہوتے ہین نہ بالارادۃ جیسا نؤمن بالقدر ولا نحتج بہ
یعنے جو کچھہ واقع ہوتا ہے تقدیر سے ہوتا ہے لیکن اگر خلاف امر الہی
ہو تو اوسپر مواخذہ ہوتا ہے اہل سنت وجماعت فرماتے ہین کہ اللہ
تعالے نے فرمایا فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ
ولا یستقدمون اور دوسرے ان اجل اللہ اذا جاء لا
یوخر لو کنتم تعلمون اور ایسے متمسکات معتزلہ کے احادیث ہین جنکا
مطلب یہ ہے کہ بعض طاعات عمر مین اور رزق مین زیادتی کرتے ہین
من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ فی اثرہ فلیصل رحمہ
الحدیث اسکے جواب بہت ہین ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ زیادتی
محمول ہے بابرکت در اوقات عمر کیونکہ جو عمر کہ طاعت مین صرف ہو
وہ محسوب ہووینگے اور جو طاعت مین صرف نہ ہو وہ رائگان گئے
اور حدیث طبرانی کے ان المقتول یتعلق بقاتلہ یوم القیامۃ
ویقول یا رب انہ ظلمنی وقتلنی وقطع اجلی الجواب
اسکے راویون مین کلام ہے وہ حافظ اور ثقات نہین بر تقدیر
صحت یہ محمول ہے اوس مقتول پر جو علم اللہ مین طویل العمر تھا
اگر یہ مقتول نہ ہوتا تو عمر طویل پاتا اور قول ہمارا کہ مقتول میت
باجلہ ہے مراد اوس سے یہ ہے کہ یہہ موت بالقتل فعل قاتل سے پیدا
نہین ہوئی یہہ موت فعل اللہ کا ہے عقیدہ ۶۲۵ اجساد الانبیاء
لا تبلے روح بعد موت کے باقی ہے شیخ تقی الدین سبکی فرماتے
ہین کہ روح کبھی فانی نہین ہوگی باقی ہے جیسا کہ حور العین اور بعض کا
قول ہے کہ عند النفخۃ الاولے فنا ہو جاوے گی جیسا کہ قول اللہ
تعالے کا کل من علیہا فان شیخ تقی الدین بن ابی منصور نے

اس کو ترجیح دی اور کہا کہ عند النفخۃ الاولیٰ روح کا جمود ہو جاویگا
فنا سے یہی مراد ہے اور یہی خطرا وسکا ہے موت سے گویا کہ سوتا ہی
اللہ تعالےٰ فرماویگا لمن الملک الیوم کوئی جواب نہ دیگا اللہ تعالیٰ
آپ فرماوے گا للہ الواحد القہار غرض کہ جب روح جامد ہو
یا نائم یا فانی بہرکیف یہہ قول اللہ تعالےٰ کا صحیح ہے کہ مجیب اوس
وقت کوئی نہ ہوگا شیخ محی الدین فرماتے ہین کہ مراد از وجہ در قول اللہ
تعالےٰ کل شیئ ھالک الا وجہہ حقیقت شئے کے ہے جو علم الہی
مین ثابت ہے کیونکہ جو علم الہی میں ہے اوسکا فنا نہین ویبقی وجہ
ربک سے مراد عمل صالح ہے جس عمل نیک میں خلط ریا کا ہو اور اخلاص بھی
بہت ہو اخلاص وجہ اللہ ہے اور ریا وجہ الغیر ہے خاتمہ اجساد
انبیاء اور شہدا فی قتال الکفار بشرطہ بوسیدہ نہیں ہوتے
اور ان اجساد کے حکم مین ہے جو شخص محبت رسول خدا مین مستغرق ہو
جسکے رگ وریشہ میں محبت حضرت کے سارے ہو اور دوسرا جو
اکل حلال صرف کا ہو شبہہ چیز نہ کہاوے اونکے اجساد بھی بوسیدہ
نہونگے (عقیدہ ۳۵ ارواح قبل از اجساد مخلوق نہین) حقیقت
روح کے دریافت کرنا خلاف ادب ہے ساتھ حضرت کے کہ آپ
حقیقت سے خاموش تھے اتنا کہنا کافی ہے کہ روح موجود ہے حضرت
جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ علم روح کا خاصہ علم الہی کا ہے۔
دوسرے کو اطلاع نہین اور بحث کرنے جایز نہیں لیکن جمہور متکلمین
نے اتنا کہا ہے کہ جسم لطیف ہے مشتبک بالبدن جیسا پانی
سبزہ لکڑی کے ساتھ قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا ہے کہ عرض ہے یعنے
حیات ہی جو بدن میں سرایت کرنے سے بدن زندہ ہو جاتا ہے

یہ بات غلط ہے جمہور کا قول حق ہے حدیثوں میں ہبوط و عروج اور چلنا پھرنا عالم برزخ میں وارد ہے۔ یہ اوصاف اجساد کے ہوتے ہیں کہ اعراض کے شیخ محی الدین قدس سرہ نے لواقح الانوار میں لکھا ہے کہ روح امر اللہ کا اسواسطے ہے کہ بفقط کن سے پیدا ہو گیا جیسا عیسے علیہ السلام روح اللہ ہیں کہ نفخ حق سے پیدا ہو گیا قال اللہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقٰھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ امام غزالی نے قل الروح من امر ربی کے معنے فرمائی ہیں من غیبہ کیونکہ امر غیب کا عالم غیب ہے اور عالم خلق کا عالم شہادت ہے یعنی عالم اسباب شیخ قدس سرہ نے باب ۳۵۷ فتوحات میں فرمایا یہود نے جب حضرت سے سوال روح کا کیا تو ماہیت روح کا سوال نہیں کیا فقط مقام روح کا کیا تو وہ جواب مطابق سوال کے تھا مفسرین نے سمجھا کہ سوال ماہیت سے تھا ایسا نہیں تھا انہوں نے ما الروح نہیں کیا ایک قرأت میں آیا ہے۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اور یہ نہیں فرمایا کہ ھو کذا وکذا اللہ تعالیٰ نے کلام وحی کا نام بھی روح رکھا ہے (عقیدہ ۶۴)

سوال منکر و نکیر حق ہے اہل سنت الجماعت نے فرمایا ہر میت سے سوال ہوتا ہے خواہ قبر میں ہو یا بطون وحوش اور طیور میں یا ہوا میں بعد احراق و تذریہ جلال محقق نے کہا ہے کہ عذاب واسطے کفار اور فساق کے ہے روح مردود ہیں کل یا بعضہ ہوتا ہے احیاء بعض جسد منع نہیں اگرچہ خلاف عادت ہے مگر مقدور باری تعالیٰ کے ہے اور اہل اصول کا قول ہے کہ سوال منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور نعیم قبر حق ہے قبر کا لفظ محمول برغالب ہے ورنہ جو اکول السمک والسباع وغیرہ ہے

سبب سے سوال ہوتا ہے اور وجہ تعبیر بالقبر کے حضرت کا قول ہے
إذا وضع الميت في القبر أتاه ملكان الحديث اور اعادہ
حیات کا ایک جزو میں نہیں ہو سکتا ہے اور وقوع سوال اسطرح کا
ہو کہ اہل دنیا کو خبر نہیں جیسے سوتے کا حال جاگتے کو معلوم نہیں
شہید اس سوال سے مستثنیٰ ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں وارد
ہے حضرت نے فرمایا كفى ببارقة السيوف على راسه شاهدا ا
جلال الدین محلی نے فرمایا کہ بعضے علما شہید کو مستثنیٰ نہیں کرتے
کہ مسئلہ قطعی ہے اور دلیل ظنی ہے کیونکہ خبر آحاد ہے بعضے معتزلہ
اور روافض یعنے جہمیہ وہ انکار کرتے ہیں اس مسئلے سے اور کہتے ہیں
کہ ہمارا مشاہدہ اسکے برخلاف ہے اگر بطن میت پر کوئی چیز رکھدیں
اسکو جنبش نہیں ہوتی اگر کوئی عذاب ہوتا تو جنبش ہوتی پھر
یہ بٹھانا میت کا اور سوال کرنا کجا اگر کوئی کہے کہ پتھر کلام کرتا ہے
وہ اسکا بھی انکار کرتے ہیں (جواب) اونکا یہ ہے کہ ایسے
خیالات سے مسائل شرعیہ ثابتہ بالآیات اور احادیث باطل نہیں
ہو سکتی حدیث میں وارد ہے تفکروا فی آلاء الله ولا تفکروا فی الخالق
کیونکہ عقول تمہاری ضعیف ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے سنعذبهم
مرتين مرة في القبر ومرة في القيامة ولنذيقنهم من العذاب
الادنى دون العذاب الاكبر عذاب ادنے درحیات اور اکبر
در قبر النار يعرضون عليها غدوا وعشيا یعنے در قبر صبح وشام
دوزخ پر پیش کئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا يثبت الله
الذين آمنوا بالقول الثابت عذاب القبر میں نازل ہوئی اور
حضرت نے عذاب القبر سے استعاذہ فرمایا اور حدیث میں دو قبروں

کا حال مشہور ہے حضرت نے فرمایا ان ھذین یعذبان وما
یعذبان فی کبیر اور حضرت نے فرمایا تنزھوا من البول فان
عامة عذاب القبر منه اور بعضے معتزلہ کہتے ہیں کہ عذاب روح
کو ہوتا ہے نہ بدن کو جیسا کہ لشکر کے شکست سے بادشاہ کو غم ہوتا ہے
اور بعضے کہتے ہیں کہ بلا اعادۂ روح عذاب ہوتا ہے جب قیامت
کے دن روح جسد میں آویگا تب درد معلوم کریگا جواب یہ ہے داؤدی کی
حدیث میں وارد ہے کہ ان الروح تعود الی الجسد اور جواب یہ ہے کہ
معتزلہ اور روافض یعنی جہمیہ کا تسبیح جماد سے یہ ہے کہ کنکر دانہ حضرت
کی ہتھیلی پر تسبیح پڑھے ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان من شئی الا
یسبح بحمدہ اور ایضاً فرمایا ہے انا سخرنا الجبال معه یسبحن بالعشی
والاشراق اور صحیح بخاری میں ہے انهم كانوا يسمعون
تسبيح الطعام وهو يوكل عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم
اور صحیح مسلم میں ہے حضرت نے فرمایا انی لاعرف حجرا بمکة کان
یسلم علی قبل ان ابعث اور حدیث حنین جذع لے مشہور معروف
ہے یہ احادیث اور آیات منکر انکار کرنا اسلام کو جواب دینا ہے
امام فخر رازی اور اکثر معتزلہ کہتے ہیں کہ جمادات اور حیوانات کے
تسبیح بلسان حال ہے نہ بزبان قال یہ مذہب مردود ہے جیسا
گذرا شیخ تقی الدین بن ابی منصور نے فرمایا کہ منکر نکیر بشکل اعمال
اور علم واعتقاد آدمی کے آتے ہیں عالم برزخ کے دو دربان ہیں جب
داخل ہوتا ہے اوسے پوچھتے ہیں بید خل الروح الی الجسد کلہ او
لبعضه پوچھتے ہیں رب تیرا کون ہے نبی تیرا کون ہے دین تیرا کون
ہے جس حال پر مرا ہو وہی جواب دیتا ہے شیخ محی الدین نے فرمایا

فرشتون کے سوال کو حدیث میں فتنہ کیون فرمایا اسواسطے کہ وہ کہتے
ہین ما تقول فی ھذا الرجل لفظ تعظیم کا نہین بولتے تاکہ راسخ
فی الایمان مرتاب فی الایمان سے متمیز ہوجاوے مرتاب کو شک ہوجاتا ہے
کہ اگر رسول سچا ہوتا یہ فرشتے رسول کا لفظ بولتے تو وہ کہتا ہے لا ادری
شقی ہوجاتا ہے اللہ تعالے نے ہمارے واسطے نوم قدر دنیا اسواسطے
بنائی ہے تاکہ حال برزخ کا کہ بعد موت آویگا اوسے مانوس اور مالوف
ہوجاوین کیونکہ حال میت کا ایسا ہے جیسا حال نائم کا فرق اتنا ہی
کہ نوم مین تدبیر بدن باقی ہے بخلاف موت کے کہ وہان علاقہ تدبیر کا
نہین رہتا مگر جسم نعیم اور عذاب کا احساس کرتا ہے سوال جن اور
انس کو حال میت کا دکھایا نہین گیا اور کلام سنائی نہین گئی اور دوسرے
جانور دیکھتے اور سنتے ہین جیسا کہ حضرت کے خچر مبارک عذاب
دیکھ کر کودی تھی جواب) اگر عام دیکھتے سنتے ایمان بالغیب
نہ رہتا ایک دوسرے کو خبر دیتے حضرت نے فرمایا لولا تمزع فی
قلوبکم وتزید کم فی الحدیث لدعوت اللہ ان یسمعکم
عذاب القبور اور دوسری روایت مین ہے لولا ان تدافنوا
لدعوت اللہ ان یسمعکم عذاب القبر باب ۴۷۳ مین لکھا ہے
کہ جس ولی کو خدا نے طاقت دی ہے وہ عذاب القبر سنتا ہے اور کلام
شیاطین کے بھی سنتا ہے جب وہ اپنے دوستون کو وحی کرتے ہین کہ
ہمسے لڑائی کرین عام جن و انس کے چشم و گوش اسواسطے بند کر دیئے
تاکہ امر مستور رہے ایمان بالغیب اسے مستور کا نام ہے سوال
انبیاء کرام نے فتنہ ممات سے کیون استعاذہ فرمایا وہ تو معصوم ہیں
جواب اونہون نے اطلاق سوال کا لحاظ کرکے مقام عبودیت کا

التزام کیا اور یہہ خیال کیا جیسا امت سے رسول کا سوال کیا جاتا ہی
شاید ویسے جبرائیل کا سوال کیا جاوے فرق اتنا ہوا کہ امت سے سوال
امتحانا ہوا اور رسولوں سے تبرکا اور نہ انبیاء معصوم ہیں لا یحزنہم
الفزع الاکبر جو جائے فزع اصغر سے فزع کریں اور شیخ نے لوائح
الانوار میں فرمایا ہے کہ ولی کے ہمت سے برزخ میں ایک جسم اللہ
تعالے قبر میں پیدا کرتا ہے کہ وہی عمل کرتا ہے جو دنیا میں کرتا تھا
جیسا کہ ثابت بنانی تابعی جلیل سے یہہ بات ثابت ہے جب لوگوں نے
اوسکی قبر کھولی دیکھا کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے یہہ قبر کا عمل موجب
ثواب کا ہے جیسے اہل اعراف قیامت کے دن سجدہ ادا کرینگے اس
سجدہ کے سبب بہشت میں داخل ہوونگے اہل اعراف کے سیئات
حسنات مساوی ہونگے جس سبب سے وہ روکے جاوینگے اوس سجدہ
کرنے سے حسنات زیادہ ہوجاوینگے تو آخر عمل اہل تکلیف کا ہے جو کچھ
خواب میں یا بیداری میں موتے کا حال دیکھا جاتا ہے یہ مثالات
متخیلہ ہیں مگر ارواح انبیاء کے وہ محقق ہیں کہ وہ مشرف اور مطلع
نہیں اوپر جمیع موجودات دنیا اور آخرت اور برزخ کے بخلاف ماسوا
اونکے الا ماشاء اللہ کیونکہ کسی کو برزخ سے خروج نہیں اگر کسی کی
زیارت ہو یا فرشتہ ہوتا ہے جو ہمت ولی سے خدا پیدا کرتا ہے یا اوسکی
مثال ہوتی ہے کہ اوسکی صورت پر خدا قایم کرتا ہے کامل اولیاء نے
کشف سے دیکھا کہ جسم بعد مفارقت روح کے زندہ ہے بلا واسطہ
روح کے جب اپنی مقام میں چلے جاتے ہیں تو جسم باقی رہتا ہے اس
جسم کو ادراک ہوتا ہے کیونکہ جب ہر چیز جمادات نباتات سے تسبیح
بحمدہ ربہ کرتی ہے تو بالضرور اوسکو معرفت بھی حاصل ہے کہ تسبیح

فرع معرفت کے ہی اسیواسطے اسی معرفت کے سبب ہر چیز قیامت
کے روز مومنون کی گواہی دیگی روز قیامت کے کافر اپنے اعضا کو کہینگے
لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیٔ اور
حضرت نے فرمایا القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة
من حفر النار اگر ابصار اہل دنیا ادراک نہ کرین تو اسکی صحت
مین کوئی اعتراض نہیں اس جنت اور نار سے مراد برزخ کے جنت اور
نار ہے اور جنت اور نار کبریٰ جو ہیں دخول اون مین بعد حساب اور
پلصراط ہوگا جن لوگون نے کسی کو دوزخ اور بہشت مین دیکھا غلطی سے
حکم جنت اور دوزخ کبیر کا کردیا دنیا مین جو جنت اور دوزخ دیکھتے ہین
وہ جنت اور دوزخ برزخ کے ہیں جیسا کہ حضرتؐ نے فرمایا
رایت الجنة والنار فی مقامی ھذا فی عرض ھذا الحائط
اور یہہ نہین فرمایا کہ لایت الجنة الاخرة لنار الاخرة اور بعضے لوگ کہتے ہیں کہ
اہل نار نار کبریٰ مین ہین جب قیامت آویگی تو قبرون مین رجوع
کرینگے اور قبرون سے نکل کر پھر دوبارہ داخل نار ہونگے یہ بے اصل
بات ہے خلاصہ یہ ہے کہ ایمان لعذاب القبر فرض ہے اور بیان کیفیت
حقیقت کے کچھ حاجت نہین کہ عقول عاجز ہین عقیدہ ۶۵)
اشراط الساعة یعنے علامات قیامت کے جنکی خبر حضرتؐ نے فرمائی ہے
قبل از قیامت ضرور ہونگے خروج مہدی اور پھر خروج دجال بعدہٗ نزول
عیسیٰ خروج دابہ اور طلوع شمس از مغرب او رفع قرآن اور کھلنا سد
یاجوج ماجوج ضرور واقع ہوگا شیخ تقی الدین ابن المنصور نے اپنے عقیدہ
مین لکھا ہے کہ سب نشان اخیر صدی مین ہونگے جسکی حضرت
صلعم نے امت کو وعدہ فرمایا ان صلحت امتی فلہا یوم وان

دستفیدین فلکہا نصف یوم یہ یوم ایام رب ہی ہزار سال کا ہوتا ہے
اللہ تعالے نے فرمایا وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون
آغاز اس یوم کا تاریخ وفات علی ابن ابی طالب سے ہے یعنی نصف یوم
یا ایک یوم تک دین قایم رہیگا - بعدہ اضمحلال پکڑیگا حتے کہ دین
غریب ہوجاویگا اور زمین جور وظلم سے پر ہوجاویگی اسوقت ظہور
مہدی علیہ السلام کا انتظار ہوگا - وہ اولاد امام حسن عسکری کے ہین
مولد انکا شب برات یعنی نصف شعبان ۲۵۵ھ وہ باقی ہین تاکہ حضرت
عیسے علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام سے ملینگے - یہ بات اکابر
دین نے کشفاً معلوم کی ہے شیخ قدس سرہ باب ۳۶۶ مین لکہتے ہین
ظہور مہدی کا ضرور ہوگا اسوقت جب زمین جور وظلم سے پر ہوجاویگی
وہ عدل سے پر کرینگے اور وہ عترت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے ہین از اولاد فاطمہ رضی اللہ تعالی جد انکے حضرت امام حسین بن
علی اور والد انکے امام حسن عسکری رکن اور مقام کے مابین لوگونسے
بیعت کرینگے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت مین ہونگے
صورت مین نہ سیرت مین حلیہ انکا کشادہ پیشانی اونچی
ناک اہل کوفہ انسے بہت فایدہ اوٹھاوینگے مال سبکو برابر دیونگے [?]
عدل کرینگے جب کوئی سائل آویگا جتنا وہ اوٹھا سکیگا اتنا دینگے
اسوقت آدمی جاہل اور بزدل اور بخیل رات کو سوئیگا صبح کو
عالم اور شجاع سخی ہوجاویگا - پانچ یا سات یا نو برس رہینگے
انکے ساتھ فرشتہ ہوگا - انکی اصلاح کرے گا جو یفعل ما یقول
ویقول ما یفعل ایک رات مین مدینہ روم کو بتکبیر ستر ہزار مسلمانو
کے [?] اولاد حضرت اسحاق سے دین کو قایم کرینگے اسلام مین

نفخ روح کرین گے اسلام بعد ذلت کے معزز ہوجاویگا اور بعد مرنے کی زندہ
حضرت عیسے بن مریم انکی پاس نزول کرین گے۔ منارہ سفید مشرقی
دمشق دو فرشتون پر تکیہ لگائی ہوئی ایک ہاتہ ایک دوسرے پر عصر کے
وقت لوگ نماز مین کہڑی ہونگے امام انکی خاطر اپنی جگہ سے ہٹیگا
وہ لوگون کو نماز پڑہاینگے اور سنت حضرت صلعم پر حکم کرین گے
صلیب کو توڑین گے اور خنزیر کو قتل کرین گے انکے زمانہ میں ایک شخص
سفیانی دمشق میں غوطہ نیچے درخت کے پاس مقتول ہوگا اور اس کا لشکر
زمین غرق ہو جاوے گا۔ اور شیخ نے فرمایا انکی وزرا عارف باللہ
ہونگی زبان انکی عربی ہوگی۔ اور بر قدم صحابہ کرام کے الذین صدقوا
ما عاہدوا اللہ [illegible] اور فتح مدینہ روم یہ طرح ہوگی جب اول تکبیر کہین گے تو
اس کا ثلث گرے گا دوسری تکبیر مین دوسرا ثلث تیسری مین تیسرا
ثلث یہ عین صدق ہے کیونکہ [illegible] دونون بہائی ہین وزیر پانچ سے
زیادہ ونہ سے کم سب وزرا کا کام نو چیزین ہین ایک نفوذ بصر
فہم خطاب الہی۔ علم ترجمہ عن اللہ۔ اور تقلید [illegible] مراتب ولات امر کی
رحمت [illegible] غضب [illegible] رسائی خاطت کی۔ حاجت روائی لوگونکی
وقوف بر علم غیب جس قدر حاجت پڑیگی۔ یہ وزیر مہدی علیہ السلام
کے ہونگی۔ پس دجال خراسان سے نکلے گا۔ اسکی تابع ترک اور یہود
ہونگے۔ شہر اصفہان سی ستر ہزار طیلسان پہنے ہوئی اسکے تابع ہونگے
وہ اور کہڑ ہوگا۔ وہنی آنکھ اسکی مثل دانہ انگور کے بالا ہوگی۔ بائین
دو آنکھون کے کاف فا را ہوگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی امام
کی خبر نہین دی کہ میری قدم پر چلے گا اور خطا نکرے گا مگر مہدی
کی خبر دی ہے۔ شیخ نے باب ۳۶۶ مین لکھا ہے کہ جب حضرت عیسی

دجال کو قتل کرین گے - انہی اصحاب کے ساتھ وہ فوت ہو جاویگی
انکی بغلوں سے خوش ہوا چلے گی اسکے سونگھتے ہی اہو نکت جاوینگے
انکو موت کی لذت آجاوی گی جیسا کہ نیند آجاتی ہے - پھر عام لوگ رہجاوینگے
جیسے خس و خاشاک بر لب سیل مثل جانوروں کے ہونگے انپر قیامت
قایم ہوگی (طلوع شمس از مغرب) مقدور باری تعالے کا ہے - کہ
آسمان کو لوٹا دی اللہ تعالے نے فرمایا ہے - وَالشَّمْسُ تَجْرِي
لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا - لام بمعنی الی ہے - جیسا بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا
ہیں - جب سورج درمیان اسمان کے کھڑا ہو گا تو آسمان پھٹے گا - ستارے
بے نور ہو جاوینگے - سورج اور چاند - مثل دو بیلوں سیاہ کے ہونگے
پھر لوٹ کرکے مغرب مین غروب کرینگے - حدیث مین وارد ہے کہ سورج
اور چاند مغرب سے نکلینگے - جیسے دو گنیان بے نور - اسوقت سے نفخ
صور تک اتنا فاصلہ ہوگا جیسے گھوڑے کا بچہ پیدا ہو کر قابل سواری کی ہونے
تک عرصہ ہوتا ہے اس سے کم ہوگا - جب طلوع آفتاب مغرب سے ہوگا توبہ کا
دروازہ بند ہو جاویگا جو مومن ہے وہ مومن رہے گا - اور جو کافر ہے
وہ کافر ہی رہیگا (سوال) عیسے علیہ السلام کے نزول پر کون سی دلیل ہے
(الجواب) قول اللہ تعالی وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ
قَبْلَ مَوْتِهِ یعنے جسوقت نازل ہونگے سب ایمان لاوینگے معتزلہ
اور فلاسفہ اور یہود اور نصارا حضرت عیسے کے عروج جسدی کے
آسمان کیطرف منکر ہین اور اللہ تعالے نے فرمایا وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ
اِنَّهُ کی ضمیر راجع طرف عیسے کے ہے - یعنی حضرت عیسے کا بیان آگیا
تو کافر انکار کر گئے - یعنے نزول اسکا نشانی قیامت کی ہے اور حدیث
پہلی گذر چکی ہے - نصارا کہتے ہین کہ بدن حضرت عیسے کا سولی دیا گیا

اور روح اللہ کا رفع کیا گیا - حق یہ ہے کہ رفع ان کا بجسدہٖ ہوا - ایمان
ساتھ اسکے فرض ہے اللہ تعالے نے فرمایا بل رفعہ اللّٰہ علیہ
ابو طاہر قزوینی نے کہا ہے کہ وجود عیسےٰ علیہ السلام کا سوا طعام اور
شراب کے عقل اسکی ادراک سے عاجز ہے اللہ کی قدرت بڑی ہے - فہم
کے بڑے بڑے شبہے ہیں انکی رفع ہیں (سوال) طعام شراب سے
کسطرح بے پروا ہو گئی اللہ تعالے فرماتا ہے وما جعلناھم جسدا لا
یاکلون الطعام (جواب) طعام اور شراب کے بعد رفع کے حاجت
نہیں ہے کیونکہ دنیا میں ہوا گرم سرد چلتی ہے تو اس سے بدن تحلیل
ہوتا ہے اور محتاج کھانے پینے کا ہوتا ہے آسمان پر ایسی ہوا نہیں
کہ کھانے کی حاجت ہو بلکہ سبحان اللہ طعام ہے اور لا الہ الا اللہ
بجائے پانی کے ہے - حضرت نے فرمایا ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی
اور حضرت نے فرمایا جب دجال آئیگا تو قحط سخت ہوگا مومن آدمیونکو تسبیح
تقدیس کافی ہوگی کھانے پینے سے بے پروا کریگی - ابو طاہر نے کہا
ہے کہ خلیفہ خراط کو دیکھا ابہر میں مقیم تھا ۲۲ برس نہ کھایا اور نہ پیا
رات دن عبادت الٰہی قوت کے ساتھ کرتا تھا ایسا ہی تسبیح حضرت عیسے
کو ہوگی - شرح فقہ اکبر حضرت خواجہ محمد پارسا نے حدیث باسناد صحیح جابر بن عبد اللہ
سے مرفوعاً بیان کی ہے - من انکر خروج المھدی فقد کفر بما
انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ومن انکر نزول عیسی بن مریم
فقد کفر ومن انکر خروج الدجال فقد کفر ومن لم یومن
بالقدر خیرہ وشرہ من اللہ عز وجل فقد کفر اس حدیث کو خواجہ
محمد پارسا نے شیخ ابی بکر بن ابی اسحاق کی کتاب سے نقل فرمایا کہ
روی فی نزول عیسے احادیث رواھا الائمۃ العدول لا یرھا الا المعاند

فقال حدثنا محمد بن حسن ح ابو عبد اللہ الحسین بن محمد بن اسماعیل بن ابی
اویس ح مالک بن انس ح محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انکر خروج المہدی الی الحدیث عقیدہ
در وجوب اعتقاد اسکے کہ اللہ تعالیٰ اعادہ اجسام کا کریگا جیسا اوسنے
انکو اول پیدا کیا ہے اور بیان کیفیت تہیہ اجساد برائے قبول ارواح
و بیان صورت صور و احیاء در قبور) واضح ہے عود جسم بعد انعدام جمیع اجزا
اصلیہ حق ہے ایسا ہو جائیگا جیسا قبل موت تہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
وھو الذی یبدأ الخلق ثم یعیدہ او فقہما یا کما بدأکم تعودون
اور فرمایا بعثر ما فی القبور اور احادیث اور آیات مین اسقدر وارد ہے
کہ تاویل کی گنجائش ہے نہ انکار کے یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے اجماع
امت ہے جو منکر بعث کا ہو وہ کافر ہے فقط فلاسفہ منکر ہین وہ کہتے ہین
کہ عود روح کے معنے لذت لینے یا متألم ہونا ہے جسم کا عود ناممکن ہے۔
شیخ نے فرمایا کہ منکر بعث اور اعادہ ارواح کا در اجسام کافر ہے۔ صورت
اعادہ کی اسطرح ہے کہ آسمان سے منیہ برسیگا مثل منی رجال کے زمین ل
ملجائیگی ہڈی عجب کی جو جوہر جسم دنیاوی کی باقی رہگئی تہی اور وہ قابل ہوسیگی
سکے نہین اوس پر سب اجزا جسم کے جمع ہوجائینگے تسویہ اور تعدیل مزاج
کی ہوجاویگی قابل قبول روح ہوجاویگی جیسا کہ درخت سے تیل لکالتے ہین تو
قابل اشتعال کے ہوجاتا ہے ارواح بھی شعلہ کیطرح برزخ مین اور صور
اسرافیل مین روشن تہے جب اسرافیل پہونکیگا تو بدن استادہ ہوکر
دیکہنے لگینگے کوئی الحمد پڑہتا اوٹہیگا کوئی سبحان من احیانا بعد ما
اماتنا والیہ النشور پڑہیگا اور کوئی کہیگا من بعثنا من مرقدنا ایسا
ہی ہر شخص حسب حالت پر مرا ویسا ہی بولتا اوٹہیگا برزخ کا حال فراموش کریگا

اور فرمایا اگر جسم بصورت اول موجود ہو تو اعادہ نہیں اور اللہ تعالی نے
فرمایا کما بدأکم تعودون اور فلاسفہ کے اعتراضات عقلی ہیں قدرت
الہیہ کے سامنے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا فلسفہ کو اسلام نے باطل کردیا
باب ۳۶۹ شیخ نے فرمایا عمل اعضا کا حق ہے اور نیت روح کا اعضا نے جو
کام کیا بلا نیت کیا قیامت میں جب اعضا گواہی دینگے تو اپنے اعمال کی
دینگے روح کی نیت کی خبر نہیں کہ حدود اللہ کے توڑے یا نہ توڑے اسواسطے
وہ گواہی دینگے (نکتہ) روح پاک ہے جسم اور قوی بھی پاک ہیں کہ سب
تسبیح اور توحید خالق کی کرتے ہیں پھر جب روح اور جسم ملے تو اوسکا
نام انسان ہوا اس انسان کو طاعت کا خطاب ہوا روح تو پاک تھا
اوسکو مخالفت سے کیا کام اور اجسام اعضا وہ بھی خدا کی تسبیح اور
توحید کرتے تھے مخالف اور عاصی کون بنا عذاب کس پر اور عتاب
کس پر اور مجموعہ کا نام انسان ہے اور کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی
(الجواب) بعض علما نے جواب دیا ہے کہ جب آدمی بالغ عاقل
ہوتا ہے تو مجموعہ روح اور جسم کو خطاب عبادت کا ہوتا ہے جب روح
اور جسم الگ ہوجائیں تو خطاب رفع ہوجاتا ہے غرض جب انسان
میں عقل آتی ہے تو عقل روح اور جسم کو اپنے تسبیحات سے بہلا دیتی ہے
او خطاب اللہ تعالے کا وارد ہوتا ہے تو اوسکو ایک قسم پریشانی
حاصل ہوتی ہے بحر مرغوبات میں اصلی حالت کو چھوڑ دیتا تو اوسپر عتاب
اور عتاب آتا ہے عقیدہ ۹) دربیان آنکہ حشر بعد بعث حق ہے اور
تبدیل زمین و آسمان کی حق ہے یہ حشر یعنی جمع کرنا ساری خلقت کا واسطے
حضور درگاہ الہی کے اور حساب اعمال کے روبرو اللہ کے ضرور ہوگا یہ سب
خلقت عام و خاص رسول اور انبیاء اور اولیا اور مومنین اس میں جمع

کی طرف جاوینگے اور مجرمین کافرین اسمین جبار منتقم کیطرف جاوینگے جو شخص دنیا مین خدا کا خوف رکھتا تھا۔ اسکو قیامت کے دن رحمت اور لطف کیطرف لیجائینگے۔ اور جو شخص دنیا مین بے ڈر تھا۔ اسکو جبار کیطرف لے جائینگے۔ ابتدا پیدائش سے انتہا دخول جنت تک چھ حشر ہین۔ یعنے مجمع خلایق اوّل مجمع روز میثاق کے ہوا۔ دوسرا دنیا مین۔ تیسرا برزخ مین بعد موت کے۔ چوتھا وقت سوال منکر نکیر۔ پانچوان حشر قیامت کا۔ چھٹوان بہشت اور دوزخ میں ان مقامات مین جب روح جسم کے ساتھ یا الگ وارد ہوتی ہے۔ تو نئی حالت اس کو پیش آتی ہے۔ پچھلے حال کو بہلا دیتی ہے۔ حکمت در حشر دواب و وحوش اظہار انعام اللہ کا ان پر۔ اور وہ بعد حساب کے مٹی ہو جائینگے۔ مگر ہرن اور وہ حیوان جو راہ خدا مین کام آئے وہ بہشت مین جائینگے۔ اور وہ جانور کہ جسکو بہشتی نے کہایا ہو۔ وہ بہی بہشت مین جائیگا۔ سوال۔ سارے آدمی اور جنات مجمع ان کا کس کس جگہ ہے جو انکا اول روز میثاق مین دوسرے برزخ مین۔ تیسرے میدان قیامت۔ اللہ تعالے نے فرمایا۔ مالک یوم الدین یعنی اس روز بزرگ مین سب حاضر ہونگے کہ ملکیت اللہ کی ایسی ظاہر ہوگی۔ کہ کسی موقع پر ایسی ظاہر نہین ہوئی اور بیان اس بات کا زمین اور آسمان اس دن تبدیل ہونگے۔ قول اللہ تعالے کا یوم تبدل الارض غیر الارض وانشقت السماء فہی یومئذ واہیۃ واذا الارض مدت زمین سے پہاڑ اڑائے جائینگے مثل اون دہنی ہوئی کے ریزہ ریزہ اڑتے نظر آئینگے۔ بلکہ مثل غبار دون کے نظر بہی نہ آوینگے۔ اور زمین کا نشیب فراز سب برابر کیا جائیگا جیسا کہ ادہوڑی کو کہینچتے ہین۔ اس کو بہی کہینچینگے۔ اکتالیس حصے برابر جائیگی

بعد دخول مومنین در جنت و کافرین در دوزخ ـ زمین اور ستارے چاند سورج سب کو دوزخ گھیر لے گا ـ آٹھوین آسمان تک دوزخ ہی دوزخ ہوجائیگا ـ اور آٹھوان آسمان دوزخ کی سقف ہوجائیگی جو زمین بہشت کی ہے دریائے نیل و فرات سدرۃ المنتہی کی جڑ سے نکلے ہین ـ سدرۃ المنتہی سے نکلے ہین اور زمین پر جاری ہین ـ دریائے نیل کوہ قمر سے ظاہر ہوا ہے اور فرات زمین روم سے ـ دونو بڑے شیرین تھے مگر مٹی سے ملکر وہ صفائی اور شیرینی جاتی رہی ـ قیامت کے روز پھر بہشت مین چلے جاوین گے ـ ان کا پانی ذہن کو اور دلکو روشن کرتا ہی اور دریائے جیحون و سیحون مین بھی ایسا ہی وارد ہوا عقیدہ حوض کوثر اور صراط اور میزان حق ہے شیخ کمال الدین بن ابی شریف نے کہا ـ کہ یہ مسئلہ اسواسطے بیان کرتے ہین کہ معتزلہ اس مسئلے کے منکر ہیں ـ وہ کہتے ہیں کہ پلصراط کا بال سے باریک ہونا اور تلوار سے تیز ہونا اور اُس پر آدمی کا عبور کرنا محال عقلی ہے ـ (الجواب) اہلسنت جماعت کہتے ہیں ـ کہ اللہ تعالے نے طیر کو ہوا میں اُڑا دیا وہ قادر ہے کہ انسان کو صراط پر چلاوے ـ جبکہ حدیث شریف میں بقول مخبر صادق ثابت ہوا ـ تو اب انکار یا تاویل کرنی انکار ایمان ہے ـ معجزات انبیاء کرام کے اسیواسطے ظاہر ہوئے ـ تاکہ قیامت کے حالات کا یقین ہوجاوے کہ جو خلاف عقل ہے اس کی تسلیم مین عقل مداخلت نہ دیوے ـ حوض کوثر صورت اعتقاد کی ہوگا ـ شیخ نے فرمایا کہ حوض ایک طرف پلصراط کے ہوگا اور ہر آدمی کا نور پلصراط پر اسکے آگے ہوگا جتنا پھیلے گا ـ پلصراط اتنی ہی چوڑی اُس کو نظر آویگی بعضے باریک دیکھینگے اور بعضے چوڑی اللہ تعالے نے فرمایا

یسعیٰ نورہم بین ایدیہم وبایمانہم یعنی اُن کا نور آگے
آگے اور داہنے اور باندین دوڑیگا مومن کے دونو طرف داہنے بائین
دونو سے نیکیان کرتا ہے - پلصراط کا اول موقف ہے اور آخر اسکا
میدان جنّتی کا نام مرج ہے - جنت کے دروازے پر جسجگہ بہشتی
لوگ کہانا کہاوینگے - اور زمین مرج کی کلچہ ہوگی - اور پہل باہر
لٹکتے ہوئے بہشت کے نوکر اُنکے دسترخوان پر رکھے جاوینگے
پلصراط پر سات چونکیان ہونگی - اول پر ایمان سی سوال ہوگا دوسرے
پر نماز سے تیسرے پر زکوۃ سے چوتھے پر روزون سے - پانچوین پر
حج سے - چھٹی پر حدث سے ساتوین پر ظلم سے - اگر جوابات
پورے ہوئے - تو فوراً چلا جاوے گا - ورنہ ہزار ہزار برس ہر ایک
چوکی پر روکا جائیگا (میزان کا بیان) اعمال تولے جائینگے معتزلہ
انکار کرتے ہین - ستر ہزار اہل فترت جو حضرت سے پہلے توحید
پر فوت ہوئے ہین ان کا حساب نہین ہوگا شیخ نے فرمایا کہ میزان
ہر شخص کا علیحدہ ہوگا - اور ہر شخص کو خدا نے میزان کی صورت
پر پیدا کیا - دونون ہاتھ اُسکے دو پلے ترازو - اور زبان اُسکی
کانٹا میزان - جدہر کانٹا جھکے - وہ جانب بھاری ہوگی - اور اعمال
کی صورت بن جائیگی - جیسے کہ موت کی صورت کبش کی بن جائیگی
اور حضرت یحییٰ اُس کو درمیان دوزخ و بہشت کے ذبح کرینگے اونکے
اعمال ظاہرہ کا ہوگا - نہ باطنہ کا کہ اُن کی میزان محسوس نہین ہے
بلکہ معنوی ہے ایک میزان کلی ہوگی جسمین کل خلقت کے اعمال
نامے ہونگے - اور ہر شخص اپنی اپنی میزان کو دیکھتا جائیگا اگر بڑی
میزان کو دیکھیگا - تو کہیگا - کہ ایک ہے - اگر اپنی اپنی میزانون کو

دیکھہین گیے - تو جانینگے - کہ بہت میزانین ہین آخر عمل میزان مین جگہ
رکہا جاویگا الحمد للہ ہے - ثقل اعمال کا خلوص نیت سے ہو گا
نہ کثرت اعمال سے - یہ وزن جسکی سمجھ مین نہ آوے - وہ ایمان بالغیب
پر ثابت رہے - دین کی بات تو کوئی عقل مین نہین آسکتی - آخرت کی
باتین عقل نہین سمجھ سکتی - اہل کشف خدا کی مدد سے سمجھتے ہین عقل
اور نطق وہ آلات ہین - واسطے تدبیر معاش کے دنیا مین اور واسطے
تیاری اسباب آخرت کے - عقل جس طرح خدا کی معرفت کامل سے عاجز
ہے - ایسا ہی معرفت احوال آخرت سے - اور احوال قبر سے - اور کیفیت
بعث اور حشر اور نشر صراط اور میزان اور قرائت کتب اور کیفیت حوض
اور شفاعت جنت اور نار سے اور دیدار خدا سے اور سماع کلام بے
سوا حرف اور صوت کے عاجز ہے - خود نہین سمجھ سکتے - عقل ادراک واسطے
ادراک احکام الٰہیہ کے - جو کچھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی -
اسکو حق مانے - اور اسکی کیفیت سے بحث نہ کرے - تاکہ ایمان سلامت
لے جائے - حدیث قدسی ہے - کہ مین نے اپنے نیک بندون کے
واسطے ایسا کچھہ تیار کیا - کہ نہ آنکھون نے دیکھا - نہ کانون نے سنا
نہ دل مین خیال گذرا - تین قرن گذرے - پہلا صحابہ کا - دوسرا تابعین کا
تیسرا - تبع تابعین کا - سب سے اچھا تو پہلا قرن تھا - اس سے پیچھے دوسرا
اسکے بعد تیسرا - بعدہٗ فتنہ فساد کا - پیچھے عالمون نے مسائل لکھی
مخالفون کے جواب دیئے - کچھہ دین کی خدمت کرتے گئے جس سے نام
دین کا باقی ہے عقیدہ ۶۹ مخالف عرش سے اگر مومن اور منافق کے
ہاتھہ پر آئینگے اور یہ لوگ پڑہینگے - اور اسقدر لقا لے کے پیش ہون گے
حدیثون مین ایسا وارد ہے کہ مومن کے دست راست مین آویگا - اور منافق

کے دست چپ مشرک کا اعمال نامہ کوئی نہ ہوگا۔ اور جن لوگون
نے کتاب نبیرچ کھایا۔ ان کو پس پشت کتاب اللہ یعنے توریت انجیل
قرآن شریف جن اماان گمراہ کرنے والوں خلقت کے جنہون نے خدا
کی کتاب کو دنیا مین پس پشت ڈالا ملینگے۔ جیسے یہود و نصاریٰ
اللہ تعالےٰ نے انسان کو زمین سے بنایا۔ اور آسمانی روح دیکر مسند
خلافت پر بیٹھایا سب آلات تدبیر معاش کے دئے اور دنیا مین اس
واسطے بنایا کہ آخرت کی لیاقت رکھیں عقل اور نطق دیا۔ یہ دو قوالات
تدبیر معاش و آخرت کے ہیں تاکہ تدبیر معاش و معاد حسب شریعت بجالاوین
اور عقول جیسے کہ خدا کی معرفت سے کما حقہ ماسے عاجز ہین کیونکہ وہ تحیر
مطلق ہے۔ اسی طرح جملہ غائبات سے عقول عاجز ہین۔ سوال منکر نکیر
کا قبر مین اور ان کا جواب اور کیفیت بحث بعد موت اور حشر الارنشر صراط
میزان۔ قرائت کتب کیفیت حوض۔ شفاعت اوصاف جنت و نار
رویت اللہ بلا جہت۔ سماع کلام اللہ بلا صوت حرف وغیر ذالک عقل
ان کے ادراک سے عاجز ہین۔ پیغمبر ان نے خبر مجمل دی ہے جیسا کسی کی ذہن
و فہم ہوا۔ اسقدر سمجھا۔ ایمان اس کا نام ہے۔ کہ سب خبرین سچ
اور حق جانے ان کی کیفیت سے بحث نہ کرے۔ فکر ان کا منع ہے۔
جیسے آنکھ سننے سے محروم ہے کان دیکھنے سے محروم ہے ویسا ہی
عقل کیفیت اخروی کے سمجھنے سے مردود محروم ہے۔ مگر جب کے دل کی
آنکھ کھل جاوے۔ اور اس کو کشف احوال آخرت کا ہوجاوے وہ
سب کیفیات یا بعض کیفیات کا واقف ہوتا ہے۔ مگر عقل اس کو
نہین جانتی اور نہ وہ کچھ بیان کرسکتا ہے عقل اور نطق دونو عاجز ہیں
عقل سمجھ نہین سکتی اور نطق بیان نہیں کرسکتے۔ بڑے بڑے عالم و فاضل

سوچا - کہ آخرت کے کچھہ حالات تو معلوم کرین بمصداق اعدا الہ کلمتو بدار الکا
یہ عام لوگ کسطرح پڑھینگے - بیشک ان کی کتابین الملایاسہ پر خرافات کی بنا
دینا کی ہے - جیسا کہ جو خط پڑھا نہین جاتا کہتے ہین یہ فرشتون کا
لکھا ہوا ہے - اور امور جن کی لذات سے خبر نہین جنت کے میوے
دنیا کے میوون کے ہم نام ہین لذت کچھہ اور ہے - سب سوچ کر حیرت
مین رہے - مطلب کو نہ پہونچے - غرض یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالے سے نقل فرمایا کہ مین نے اپنی نیک بندون کیواسطے وہ کچھہ تیار کر
رکھا ہے جسکو نہ آنکھہ نے دیکھا نہ کان نے سنا نہ آدمی کے دلپر گذرا -
سب متقدمین اپنے شاگردون کو منع کرتے آئے - کہ ان امور آخرت سے
بحث نہ کرنا حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا - خوشی ہے اوس شخص کے جو اول
اسلام مین مرگیا - آج کل اگرچہ عقاید لوگون کے صحیح ہونگے مگر شبہے
اباطیل کے شک مین پڑے ہونگے - کوئی امام محقق نہین ہے کہ ان کے شبہے
دور کرے اور نہ کوئی کسی سے دریافت کرسکتا ہے - اور نہ کوئی جواب
دیسکتا ہے عقیدہ ۸ کہ حضرت صلعم قیامت کے روز اول شافع ہونگے
اور اول مقبول الشفاعت حضرت نے فرمایا انا سید ولد آدم یوم
القیامة واول شافع واول مشفع ولا فخر یعنے مین قیامت
کے روز کل بنی آدم کا سردار ہون اور پہلے شفاعت کرونگا اور پہلے
ہی منظور ہوگی یہ فخر نہین علماء نے کہا کہ خصوصیت روز قیامت کی
اسواسطے ہے کہ اس روز سیادت حضرت کی کل پر ظاہر ہوگی جب مالکیت
خدا تعالے کی سب پر عیان ہوگی - اور یہ حدیث حضرت نے اسواسطے
فرمائی ہے کہ امت کو اوس روز کسی نبی کے پاس جانیکی تکلیف نہ ہو
جس ہستی کو یہ حدیث یاد ہوگی وہ سیدھا حضرت کے پاس جائیگا اور کسی

پیغمبر کے پاس نہ جائیگا جسکو یہ حدیث نہیں پہنچی یا پہنچی یا سنکر یاد نہیں کیا
یا بھول گیا وہ اوس روز حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام
وغیرہ کے پاس جائیگا۔ پھر تھککر حضرت کے پاس آئیگا۔ شیخ جلال الدین
سیوطی وغیرہ نے کہا کہ قیامت کے روز حضرت صلعم آٹھ قسم شفاعت فرماوینگے
شفاعت کبریٰ اور تمام روئے زمین کا مسجد ہونا اور عطا ملنے تیمم
کے مطہر بنانا اور اموال غنیمت کے جہاد میں حلال ہونا اور رعب
و ہیبت حضرت کی کل عالم میں چھا جانی اور مبعوث ہونے تجمیع
افراد الناس یعنے انبیاء و مرسلین و عوام میں مبعوث ہونا اور
عنایت ہونا جوامع الکلم یعنے معانی جمیع اسماء الہیہ کا خواص درجہ اول جو
تعجیل حساب خلائق انتظار کی شدت سے راحت پاویں دوسرا گروہ
ادخال قوم در جنت بلا حساب تیسری درحق مستحق دخول نار کہ اس کو
دوزخ میں نہ جانے دینگے۔ چوتھی دوزخی کو دوزخ سے نکالینگے۔ یہانتک
کہ کوئی مومن دوزخ میں نہ رہے گا۔ پانچوین بہشت میں بڑھانا ترقی
درجات اہل جنت۔ ششم صالحین امت جن کی طاعت میں کوئی قصور
واقع ہوا۔ اس کو معاف فرمایا۔ ساتوین درحق کفار کہ یعنے وقت ان کو
عذاب کی تخفیف ہو۔ جیسا کہ ابن وحیہ نے ذکر کیا ہے کہ ابو لہب کو ہر دو
شنبہ کے روز عذاب تخفیف ہوتا ہے کیونکہ اس نے ولادت حضرت کے
سبب خوشی کی تھی۔ اور اپنی لونڈی ثویبہ کو بسبب بشارت دینے ولادت
حضرت کے آزاد کیا تھا۔ آٹھوین اطفال مشرکین میں کہ ان کو عذاب دیا جاوے
اور بعض علما نے ایزاد کیا ہے کہ جو مدینہ میں مدفون ہوا اسکی بھی شفاعت
کرینگے اور قبر میں بھی شفاعت مومنین کی فرماوینگے۔ اور شفاعت
کبریٰ یہ ہے کہ دروازہ شفاعت کا کھولینگے۔ کہ سب پیغمبر اور اولیا اور

علما کو اذن شفاعت کا تھا اور شفاعت بحالت حیات فرماتے تھے اور اب بھی
عالم برزخ مین فرماتے ہین - عقیدہ ۵) کہ بہشت اور دوزخ حق ہین
اور وہ دونو حضرت آدم سے پہلے پیدا ہوئے -) جنت اور نار یعنے
دوزخ اور بہشت دنیا کے پیچھے نو ہزار برس پیدا ہوے - اسی واسطے
ان کو آخرت کہتے ہین - اور حضرت آدم علیہ السلام بہشت اور دوزخ
کے آٹھ ہزار برس بعد پیدا ہوئے - اکثر معتزلہ کہتے ہین کہ بہشت اور
دوزخ قیامت کے دن پیدا ہونگے - اہل سنت جماعت کہتے ہین - کہ
بہت آیات احادیث وارد ہین - کہ بہشت اور دوزخ موجود ہین - اور قصہ
آدم وحوا علیہ السلام کا دلالت کرتا ہے کہ بہشت موجود ہے - اور قبر کی
حدیث کہ مومن کے واسطے قبر مین دروازہ بہشت کا کھل جاتا ہے - اور کافر
کے واسطے دوزخ کا - یہ بھی دلالت کرتی ہے کہ بہشت اور دوزخ موجود
ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اصحاب کبار مین - ناگہ آواز آئی
جیسا بڑا پتھر کوئین مین گر پڑے - حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ
کیسی آواز ہے - صحابہ نے عرض کیا - اللہ و رسولہ اعلم فرمایا ایک
پتھر دوزخ کے کنارہ سے ڈالا گیا ستر سال نیچے چلتے جاتے اب تہ مین
پونچا - اسکے گرنے کی آواز ہے یہ بات ہو رہی تھی - کہ منافقون کے
گھر سے آواز آئی کہ فلانا منافق مرگیا - جسکی ستر سال عمر تھی حضرت
نے اللہ اکبر پڑھی - اور صحابہ نے بھی اللہ اکبر کہا - یہ آواز اللہ تعالے
نے صحابہ کو اسواسطے سنایا کہ عبرت پذیر ہون - اور حضرت صلے اللہ
وسلم کا کلام مبارک کیا لطیف ہے اور عجیب ہے - شیخ محی الدین فرماتے
ہین کہ مین نے دوزخیون کو دیکھا - کہ اپنے اماموں کے ساتھ جھگڑ رہے
ہین جو دین کے مقدمہ مین حمیت کرتا ہے - اور جھگڑا ہے ...

وہ دوزخ مین بھی جھگڑیگا۔ آرام و آسائش تسلیم اور ایمان مین ہین
امامان مجتہدین و علما عاملین کے سامنے یا اُن کی کلام پڑھنے کے ساتھ
یا حضرت کی حدیث پڑھتے وقت بے ادبی اور مقابلہ کرنا موجب محرومی
شفاعت کے ہے (سوال) دوزخ کتنے درکات کے ہین (جواب)
سو درکہ ہے۔ مقابلہ مین درجات بہشت کے کہ بہشت کے سو درجات
ہیں۔ دوزخ کے ہر درکہ مین ہر ایک قوم خاص ہے۔ شیخ نے فرمایا
کہ سات دروازے دوزخ کے کھلے ہیں۔ اٹھوان دروازہ بند ہے
جو باب الحجاب ہے از رویت اللہ اور سارے تارے دوزخ مین
ہونگے سیاہ اور بے نور ایسا ہی سورج اور چاند بے نور دوزخ میں طلوع
اور غروب کرینگے۔ دوزخ کا آفتاب بے نور ہوگا اور باقی تاثیرات انکی
ہونگے دوزخ کی حد آٹھوین آسمان کی مقعر سے اسفل السافلین تک زمین
او رسات آسمان اور انکے مابین کی ہوا سب دوزخ ہوجائیگا جن مکانات
کو حضرت نے جنتی فرمایا ہے۔ وہ جنت مین جاوینگے۔ جیسے مسجد و کعبہ
اور قبور اولیاء اور قبور مومنین شہید ذکر الٰہی سمندر کا پانی آگ بن
جائیگا۔ اسیواسطے بعضے صحابہ کرام نے سمندر سے وضو کرنا مکروہ جانا
جیسے عبد اللہ بن عمرؓ وغیرہ۔ اہل کشف اب بھی کبھار سمندر کو آگ دیکھتے
ہیں۔ سب سے زیادہ سخت عذاب ابلیس ہوگا (سوال) ابلیس
تو آگ سے پیدا ہوا۔ آگ کے ساتھ اس کو کسطرح عذاب ہوگا (جواب)
اللہ تعالے قادر ہے کہ جو چیز موجب راحت ہے۔ اس کو موجب
عذاب کا کردیوے۔ جیسا سانس حیوانات کا موجب حیات ہے
جب گلا دبایا جاوے تو موجب وفات کا ہوجاتا ہے (سوال)
حدیث مین وارد ہے کہ ابلیس کو عذاب زمہریر یعنی سخت سردی

کے ساتھ ہوگا (سوال) سردی داخل بدن سے پیدا ہوگی - یا خارج بدن
سے ہوگی - (جواب) داخل بدن سے جیسا کہ بخار والے
کے بدن مین سردی پیدا ہو جاتی ہے دوزخی چار قسم ہین -
اول متکبر خدا کے امر کے سامنے جیسا فرعون - نمرود ابولہب اور
امثال انکی دوسرے مشرک لوگ جو اللہ کے ساتھ دوسرا اللہ مقرر
کرتے ہیں - تیسرا معطل لوگ جو اللہ کے منکر ہیں - جیسے دہریہ چوتھی
منافق لوگ جنھون نے اسلام ظاہر کیا - ولمین انکار رکھا - ان
چار قسمون سے منافق سخت عذاب میں ہونگے - یہ چار قسمیں ہمیشہ
دوزخ میں رہینگے جس نے شیخ پر تہمت لگائی ہے - کہ شیخ فرعون کو
مومن جانتے ہین - اس نے غلط کہا - کیونکہ شیخ نے باب ۶۲ فتوحات
میں لکھا ہے - کہ فرعون دوزخی ہے - ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ٭

فرعون کے ایمان میں سب علما متفق ہیں - کہ وہ بے ایمان مرا
فقط ایک قاضی ابوبکر باقلانی اس کے ایمان مقبول کا قائل ہے - کہ
مرتے وقت اس نے کہا لا الٰہ الا الذی امنت بنو اسرائیل وانا
من المسلمین کہا یعنے کوئی اللہ سوا اسکے نہیں جس کے ساتھ بنی اسرائیل
ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں - ساری امت نے کہا - مرتے وقت
ایمان لانا نامعتبر ہے یہی شیخ کا مذہب ہے کہ شیخ نے فتوحات اخیر
عمر مین لکھی اُسکے بعد پانچ برس زندہ رہے - پھر فوت ہو گئے - اور
شیخ نے فرمایا - کہ یہ چار قسم دوزخی مذکورین کیواسطے ایک ایک دروازہ
ہے دوزخ کے دروازون سے جزو ہے یہ ان کے مقامات عذاب کی ہیں
سات دروازے دوزخ کے اور چار قسم دوزخی - چار کو سات مین ضرب
دیا - حاصل اٹھائیس جیسے منازل قمر اور باقی سیارات

کے اٹھائیس ہیں۔ اور حروف بھی اٹھائیس ہیں۔ جن سے سارے کلمات تالیف ہوئے۔ جن کے ساتھ کفر اور ایمان ظاہر ہوا۔ انہی اٹھائیس حروف سے ایمان اور کفر اور حدیث اور سیر اور کلمات اللہ تعالیٰ کے تالیف ہوئے (سوال) ابواب جہنم کے کیا کیا نام ہیں اور طبقات داخلین کون کون ہیں (جواب) ایک کا نام باب جحیم دوسرا باب سقر تیسرا باب سعیر باب حطمہ و باب لظی و باب جہنم و باب ہاویہ یہ نام دروازوں کے بصفات ان مکانوں کے ہیں۔ کہ جن کے دروازے ہیں۔ اور داخل ہونے والے ہر دروازے سے قرآن شریف میں بیان کئے گئے اہل جحیم وہ ہیں۔ جو قیامت کو نہیں مانتے۔ اور اہل سقر وہ لوگ ہیں جو نماز نہیں پڑھتے اور مسکین کو طعام نہیں دیتے۔ اور بیہودہ باتیں کرتے ہیں۔ اور قیامت کا انکار کرتے ہیں۔ اہل سعیر وہ لوگ ہیں۔ جو شیاطین کے زمرے میں داخل ہوں۔ اہل حطمہ وہ لوگ ہیں۔ جو مسلمانوں سے آنکھ اور زبان سے تمسخری کرتے ہیں اہل لظی وہ لوگ ہیں جو ذکر الٰہی سے پیٹھ دیکر چلے جاتے ہیں۔ اور مال جمع کرتے ہیں اور حق نہیں دیتے اہل جہنم وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے رب کے ناشکرے ہیں۔ اہل ہاویہ وہ لوگ ہیں کہ جنکی نیکیاں کم ہونگی اور بدیاں بہت ہونگی ساتوں آسمانوں کے فرشتے سات صفیں ہونگی سب خلائق کو محیط ہونگے جب لوگ دوزخ دیکھینگے۔ اور اسکا جوش خروش سنینگے۔ تو اس سے بھاگینگے۔ اس کا نام فزع اکبر ہے اس فزع اکبر سے کوئی نہیں بچیگا۔ مگر ایک گروہ جن کو خدا تعالیٰ نے فرمایا لا یحزنہم الفزع الاکبر۔ انبیاء کو غم امتوں کا ہوگا۔ اسی طرح ہر مرشد کو اور واعظ کو اور استاد کو اپنے مریدوں اور شاگردوں کا

نہ ہوگا۔ سب کہیں گے۔ اللہم سلم سلم اور جو لوگ فزع اکبر سے بے ڈر
ہونگے انکے واسطے منبر نور کے حسب مراتب بچھائے جائینگے۔
وہ منبروں پر باامن خوشحال چہرہ خندان بیٹھینگے۔ جب لوگ دوزخ سے
بھاگین گے۔ تو آگے ملائکہ ہفت آسمان کی صفوف کو دیکھین گے۔
ملائکہ ان کو روکین گے۔ اور محشر کی طرف بلا ئے جائینگے۔ پیغمبر
ان کو بلائینگے۔ کہ لوٹ آؤ۔ پھر ندا رب العالمین سے آویگی۔
اے محشر والو۔ آج جانوگے تم۔ کون کرم کے لائق ہے اللہ تعالیٰ
فرمائے گا۔ کہان ہین۔ وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے جدا ہوتے
تھے۔ اور عبادت مین کھڑے ہوتے تھے۔ وہ تھوڑے ہونگے پھر دوبارہ
فرمائے گا۔ کہان ہین۔ وہ لوگ۔ جو تجارت اور خرید و فروخت مین
ذکر الٰہی سے غافل نہین ہوتے تھے۔ پھر تیسری دفعہ پکارے گا۔
کہان ہین وہ لوگ جنھون نے خدا تعالیٰ کے ساتھ عہد کرکے وفاداری
کی حکم کیا جائے گا۔ ان تین گروہون کو بہشت کیطرف لے جاؤ اور
دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جسمین دو آنکھین ہونگی اور زبان
ہوگی خوش بیان۔ جب خلقت کے اوپر گردن جھکے گی تو کہے گی مین
تین گروہ پر موکل ہون۔ ایک جبار عنید پر انکو چن لے گی۔ کوئی
نہ رہیگا۔ پھر وہ آواز کرے گی۔ مین موکل ہون اس پر جس نے اللہ
اور رسول کو ایذا دی۔ پھر ان کو چن لے گی پھر تیسری دفعہ ندا کریگی
تو کہے گی۔ مین موکل ہون اس پر جس نے تصویر بنائی۔ جن لوگون
نے گھر جن مین بت خانون مین کوئی تصویر حیوان کی یا انسان کی یا
درخت یا پتھر کی بنائی ہے جن کو لوگ پوجتے ہین۔ ان سب کو وہ گردن
چن لے گی ✤ اور جو لوگ ایسی تصویرین بناتے ہین۔ جن کی عبادت

نہیں ہوتی ان سے پوچھا جائے گا - اور ان کو تکلیف دیجاویگی
کہ تم ان کے اندر روح ڈالو تصویر حیوانات کی بنانی حرام ہے
اگرچہ انکی عبادت نہ کریں شیخ نے لکھا فتوحات ۷ صفحہ ۴۰۳
میں عبداللہ ابن مسعودؓ و امیر المومنین علی کرم وجہہ سے راوی ہے
حضرت علی نے فرمایا - کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
قیامت مین پچاس موقف ہیں - ہر موقف ہزار سال کا ہے
اول جب لوگ قبرون سے نکلین گے + تب الواب قبور ہزار
سال ننگے بھوکے پیاسے کہڑے رہینگے - جو مومن ہوگا ساتھ خدا
کے اور نبی کے اور جنت اور نار کے بعث اور قیامت کے اور
ساتھ قضا اور قدر کے خیر و شر کے دل مین جو کچھ حضرت نے
فرمایا - اور کبھی اسمین شک نہ کیا تھا - تو وہ نجات پائے گا
جس نے کسی بات مین شک کیا ہو - وہ ہزار سال بھوک پیاس
غم مین کہڑا رہے گا - پھر جو اللہ چاہے اس پر حکم کرے گا
پھر لوگ محشر کی طرف چلائے جائینگے تو ہزار سال ساتھ ان
آگ مین کہڑے رہینگے - ان کے اردگرد آگ ہوگی جسنے
اخلاص دل کے ساتھ اقرار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا
ہو - اور شرک اور جادو اور خونریزی مسلمانون سے پاک ہو
اور نیکون کا دوست ہو - اور دشمن خدا رسول کا دشمن ہو
وہ نجات پاوے گا - اور جسکے دل مین ان باتون سے کوئی
شک ہو یا ان گناہون سے کچھ کیا ہو - تو کہڑا رہے گا پھر
نور اور تاریکی کیطرف چلائے جائینگے ہزار سال وہان ٹہرینگے جسکے دلمین نفاق
نہ آیا ہو اور حق اپنا اور لوگونکا ادا کیا ہو - اور سچ کہا ظاہر و باطن خدا کا مطیع ہو

راضی بقضا اللہ ہو اور خدا کے دئیے پر قناعت کئے ہو وہ اس تاریکی سے نکل جاوے گا۔ چہرہ اوس کا روشن ہوگا۔ ورنہ ہزار سال کھڑا رہے گا۔ پھر حساب گاہ کی طرف جاوینگے۔ وہ دس خیمے ہین۔ ہر ایک خیمہ ہزار سال کا موقف ہے۔ اول موقف مین محرمات پوچھے جاوینگے۔ دوسرے مین خواہشین نفسانی۔ تیسری مین فرمانبرداری والدین کی۔ چوتھے مین فرمانبرداری بادشاہ کی اور تعلیم قران شریف کی اور دین کی اور تادیب اولاد کی اور پانچوین مین حقوق غلامون کے اور چھٹے مین حق قرابت دارون کا۔ ساتوین مین صلہ رحم کا۔ اور اٹھوین مین حسد۔ نانوین مین فریب سے۔ دسوین مین دغابازی سے اگر سب حقوق مین پورا ہے۔ تو نجات پائے گا۔ ورنہ ہزار ہزار سال کھڑا رہے گا جبتک نجات پائی۔ اسکے حق مین شفاعت نافع ہوگی۔ بعدہ اعمال نامون کیواسطے بلائے جاوینگے۔ وہ پندرہ موقف ہین ہر موقف ہزار سال کا۔ اول موقف مین صدقات اور زکوۃ سے پوچھا جائیگا دوسرے مین سچی بات سے لوگون کی معافی سے۔ تیسرے مین امر معروف سے چوتھے مین نہی منکر سے پانچوین مین حسن خلق سے چھٹے مین حب و بغض اللہ کیواسطے۔ ساتوین مین مال حرام سے۔ اٹھوین مین شرب خمر سے۔ نانوین مین حرامکاری سے دسوین مین جھوٹ سے۔ گیارہوین مین جھوٹی قسم سے بارہوین مین سود کہانے سے۔ تیرہوین مین نیک عورتون کو گالیان دینے سے۔ چودہوین مین جھوٹی گواہی سے۔ پندرہوین بہتان سے۔ اگر سب سوالون سے جواب پورا ہوا۔ تب لوا الحمد کے تلے کھڑا ہوگا۔ اور اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ دیا جائیگا حساب آسان ہوگا ورنہ ہزارہزار برس ہر

موقف ہوگا پیاسا غم مین کھڑا رہے گا پھر موقف پڑہنے اعمال ناموں کا ہے - جو سخی ہوگا جسنے مال قیامت سے پہلے بھیجا - وہ اعمال نامہ آسانی سے پڑہ لیگا - اور لباس جنت کا پہنایا جائے گا - اور تاج جنت کا اسکے سر پر رکہا جائے گا تمگا وہ عرش رحمن کے تلے با امن بٹھلایا جاویگا - اور اگر بخیل تھا - تو اعمال نامہ اسکے بائین ہاتھ مین دیا جائے گا - اور لباس دوزخ کا پہنایا جاویگا پھر خلقت کو طرف میزان کے لیجائینگے جسکی میزان نیکیون کی بھاری ہوئی - وہ طرفۃ العین مین نجات پاے گا - اور جسکی میزان ہلکی ہون کی بھاری ہوئی - وہ ہزار سال کھڑا رہے گا - پھر خلقت کو خدا تعالے کے سامنے بلایا جائیگا - وہ بارہ موقف ہین - اول مین آزادی غلامون سے پوچھا جائے گا - دوسرے مین قرآن شریف اور حق قرآن شریف سے پوچھا جائے گا - تیسرے مین جہاد سے پوچھا جائیگا چوتھے مین غیبت سے - پانچوین مین چغل خوری سے - چھٹے مین دروغ سے ساتوین طلب علم سے - آٹھوین مین خود پسندی سے - نوین مین تکبر سے دسوین ناامیدی از رحمت خدا سے گیارہوین مین حسن الٰہی سے بارہوین مین حق ہمسائے سے - جو لوگ کہ ان گناہون سے توبہ کر کے مرے ہون - ان کو بھی نجات ہوگی - اور جو توبہ کر کے نہ مرے ان کو بھی ہزار ہزار برس کھڑا رہنا پڑیگا - پھر خلقت کو حکم ہوگا کہ پلصراط کی طرف چلو - وہ تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہے ہزار برس دوزخ کے اندر پڑی رہی ہے - اس پر کانٹے ہین - زنجیرین ساتھ دوزخ ہین سات پلصراطین ہین ہر ایک پل پر ایک ایک سوال ہوگا - اول پر سوال ایمان کا دوسرے پر نماز کا تیسرے پر زکوۃ کا چوتھے پر روزہ کا

پانچوین پرچہ کا چھٹے پر طہارت پانی پلیدی پانی کا۔ ساتوین پر ظلم خلقت
کا اول طعام اہل جنت کا پلصراط سے پار اتر کر مچھلی کے جگر کا زایدہ
میدان مرکج مین ہوگا۔ اور طعام اہل نار کا تلی بیل کی۔ وہ مچھلی اور
بیل جن پر زمین قائم ہے۔ جو لوگ مومن گنہگار دوزخ مین جاینگے
ان کا بدن مردہ بے حس ہو جائے گا۔ کہ اس سبب ان کو گرمی نہ
معلوم ہو بدن جل جائیگا۔ جب نکلین گے تو کوئلی کی صورت ہونگے
نہر حیات مین نہلائی جائینگے۔ تو جلا ہوا چمڑا اگر جائے گا اور اندر سے
بدن صاف نکلیگا۔ بہشت مین داخل ہونگے۔ کفار کے بدن نہ جلینگے
وہ ہمیشہ عذاب مین رہینگے۔ وجہ مرنے بدن مومن کی یہ ہے کہ مومن
کی طبیعت تابع اور خائف از عذاب ہے۔ اور جنتی اعضا ہین سو
وقت معصیت کے پکارتے ہین۔ ایسا نہ کر ہم کو حرام مین نہ چھوڑ۔
کیونکہ ہم قیامت کی دن گواہی دینگے عذاب مومن کا موجب تخفیف
غضب الہی کے ہوگا یہ جلنا اوس کا ایسا ہے۔ جیسا کہ اونٹ
بیل کو داغ دیتے ہین کہ بڑی سخت بیماری اسکی جاتی رہے غضب الہی
بڑا قہر ہے یہ جلنا خدا کو راضی کر دے گا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ رحمت الہی
بحال مومنین بہر حال شامل ہے۔ کفار کا عذاب بے نہایت ہے۔ وہ
موجب تخفیف غضب الہی کا نہین ان پر دونون عذاب ہونگے
آگ کا اور غضب الہی کا۔ اور یہ عذاب ان عاصی مومنون کو ہوگا جو بے توبہ
مرے ہین اگر دنیا مین توبہ کی ہو۔ اور حد شرعی جاری ہو گئی ہو یہ کفارہ
عذاب آخرت سے ہو جائے گا۔ کفار کے حق مین فرمایا کہ دنیا کا عذاب
ان کی رسوائی ہے۔ آخرت مین عذاب بڑا ہے۔ گنہگار
مومن کو عذاب بڑا نہین ہوگا عذاب بڑا وہی ہے۔

جو قہر الٰہی کا ہو۔ دوزخی اپنے اپنے مکان مین محبوس رہینگے۔ اور بہشتی جہان چاہین۔ سیر کرین۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وجعلنا جھنم للکافرین حصیرا یعنی کافرونکے واسطے دوزخ قیدخانہ بنایا۔ حدیث بیہقی مین وارد ہے۔ امتی امۃ مرحومۃ لیس علیھا فی الاخرۃ عذاب۔ وان عذابھا فی الدنیا الزلازل والفتن والبلایا والمحن یعنی میری امت مرحومہ ہے آخرت مین اس پر عذاب نہین۔ اسکا عذاب دنیا مین زلزلے اور فتنے اور بلائین اور محنتین ہین گنہگارون کا دوزخ مین داخل ہونا مخالف اس حدیث کے نہین۔ کیونکہ مراد نفی عذاب سے نفی عذاب دائمی کے ہے کیونکہ ایمان اور توحید دوام عذاب سے مانع ہے۔ بس یہ ہے جو کلمہ گو ہوگا۔ وہ دوزخ مین نہ رہیگا حضرت نے فرمایا۔ قیامت کے دن جب دنیادارون کو آگ مین ایک غوطہ دیا جائیگا۔ اور کہا جائیگا۔ کہ کبھی تم نے کوئی نعمت دیکھی۔ کہیگا۔ قسم ہے خدا کی نہین دیکھی جب مومن کو دوزخ سے نکالنے نہر حیات مین غوطہ دینگے۔ تو کہینگے کہ تم نے کبھی عذاب دیکھا ہوگا۔ واللہ کبھی نہین دیکھا۔ انسان کی طبیعت مین فراموشی کا خمیر ہے۔ جب کوئی حالت سخت یا نرم آجاتی ہے۔ تو پچھلی حالت کو فراموش کرتا ہے گنہگار مومن دوزخ مین پچاس ہزار سال سے زیادہ نہ رہینگے وہ دن اسی قدر ہے۔ دوزخ مین کفار کو نیند نہین ہو گی فقط اس امت کے گنہگارون کو نیند ہو گی۔ وہ وقت نیند مین ان کا آرام کا ہوگا۔ جیسا کہ خواب مین باغ دیکھتا ہے۔ آگ سے نکل گیا۔ بہشت مین

داخل ہوا - اس خواب مین کہانا پینا اور صحبت اہل کے ساتھ
اور ملاقات بھائیون کی اس کو حاصل ہوگی جب خواب سے پیدا
ہوا - تو کچھ نہین - بعضے عاصی مومن خواب مین بھی عذاب
پاوین گے - ابلیس دوزخ کے چوتھا طبقہ مین ہوگا - وہ دوزخ
کی سلطنت ہے سب دوزخیون کے عذاب اسکو ہونگے - ابلیس
سب کے ساتھ عذاب مین شریک ہوگا - حدیث مین ہی جو طریقہ
برا نکالے اس پر گناہ اس کا ہے - اور گناہ اس شخص کا جو
پر عمل کرے - جو کوئی دوزخ مین داخل ہوا - بواسطہ ابلیس کے
داخل ہوا - جنات مین نہ کوئی مشرک ہے نہ منافق نہ دہریہ -
فقط دو قسمین کافر یا مسلمان شیطان خلقت کو شرک کا وسوسہ
ڈالتا ہے کہ مشرک ہو جائے مگر جب یہ مذہب ابلیس کے وسوسے
سے بنے تو سب کے ساتھ عذاب مین شامل ہوگا - جیسا حدیث
مین گذرا گویا کہ وہ موجد سب کفریات کا ہے - حدیث صحیح مسلم
مین ہے جو شخص مرے لا الہ الا اللہ جانتا ہو بہشت مین داخل
ہوگا جس نے بموجب فرمان حضرت کے کوئی نیکی کی ہو - آخر
بہشت مین جاوے گا شفاعت ارحم الراحمین - دوزخ کے سات دروازے
اسواسطے ہین کہ آدمی کے اعضا عبادت کے بھی سات ہین
ہاتھ - پاؤن - آنکھ - کان - منہ - پیٹ - فرج - گنہگار مومنون
کو آگ ظاہر مین جلائیگی - نہ باطن مین کفار کو ظاہر مین
بھی باطن مین بھی جب بہشتی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانے
جائینگے تو محشر والی زمین دوزخ بن جائیگی اور سات آسمان
دوزخ مین ہونگے - سب تارے اور سورج اور چاند دوزخ

مین ہونگے یعنے دوزخ اٹھوین آسمان کے مقعر تک پونہچ جائیگا
قیامت جمعہ کے روز ہوگی جب وہ دن گذر جائیگا۔ تو رات
آویگی۔ وہ رات دوزخ مین ہمیشہ رہیگی۔ صبح نہ ہوگی۔ جیسا بہشت
مین رات نہ ہوگی قیامت کے دن کا نام خدا نے یوم العقیم کہا ہے
عقیم اس کو کہتے ہین جسکی اولاد نہ ہو۔ اس دن کے بعد
کوئی دن نہ ہوگا۔ جب دوزخی بہشتی اپنے بہشت دوزخ مین داخل
ہو چکینگے تو موت کو صورت مینڈہے کی لاوینگے۔ درمیان
بہشت و دوزخ کے حضرت یحیٰ ذبح کرینگے۔ منادی ندا کریگا
کہ اے اہل جنت و اہل نار اب کسی کو موت نہ ہوگی۔ جنتی
خوش ہو جاینگے۔ دوزخی زیادہ غم مین ہونگے۔ جنت مین
سورج اور چاند نہ ہوگا۔ اور گرمی اور سردی نہ ہوگی + سائبان
عرش سے انوار ظاہر ہونگے۔ کوئی مثل روشنی چاند کے اور
کوئی مثل سورج کے۔ اللہ تعالے نے فرمایا کہ نیک لوگ جنت
مین ہمیشہ رہینگے۔ جب تک آسمان اور زمین ہین الا ماشاء
ربک۔ مگر جب چاہے رب تیرا۔ اب اس استثنا کے
کیا معنے ہین۔ یعنے نیک لوگ جنت مین ہمیشہ رہینگے۔
جب تک آسمان و زمین بہشت کے یعنے نعمت لطیف
زیادہ نعمتین جنت جو آنکہ نے نہین دیکہین۔ نہ کان نے سنی
نہ کسی کے دل پر گذرین یعنی رضامندی خدا تعالی کی اور نظر
لیوسے وجہ اللہ کریم کے یہ نعمتین بہشت سے زیادہ ہین یہ
بہشت سے مستثنا ہین۔ اور دوزخیون کے واسطے بہی ایسا
ہی لفظ آیا ہے۔ الا ماشاء ربک۔ یعنے ان کے بہی اندرون

عذاب غضب الٰہی کے دوزخ کے ظاہری عذاب زیادہ
ہونگے ان دو آیتون کے معنون مین علماء نے بہت سے زیادہ
تفسیرین کین ہین - سب ضعیف ہیں - یہ صحیح ہے
جو مرقوم ہوئی عرش لذات اہل بہشت کی لذات دنیا
سے زیادہ ہونگے - لذات دنیا تین وجہ سی ہین
حسی - خیالی - عقلی بہشت مین اللہ تعالیٰ اہل جنت کیو اسطے اور
اور قوتین پیدا کریگا جن سے لذات مخفیہ از چشم گوش و دل
معلوم کرینگے - لذت حسیہ جیسی لذت کہانے پینے کی اور جماع محسوسات
کی اور لذت خیالیہ جیسے لذت خواب کی - یہ لذت بہشت مین نہ ہوگی
کیونکہ بہشت مین نیند نہین ہوگی قیامت کا نام حاقہ ہے - جو بات
وہان ہوگی سچی ہوگی خیالی وہمی نہ ہوگی - خیالات وہمات
ہوتے ہین اور لذت عقلیہ بھی ایسی ہی ہے جیسے کہ لذت
فہم کی علم کی جیسا مسئلہ مشکل معلوم ہوجاوے - لذت عقلی پیدا
ہوتی ہے جیسا امام ابو حنیفہ نے فرمایا - کہ اگر بادشاہون کو
ہماری لذت کی خبر ہوتی - تو ہم سے اگر جنگ کرتے عقلی جو ہوگی
دوزخ مین ہوگی اور بہشتی لذت دائمی ہین ہونگے - جو لذتین مین
ان کو حاصل ہونگی وہم اور فکر کی حاجت کوئی نہین جو کہائینگے
پئینگے وہ پسینہ کے ذریعہ نکل جائیگا - بول براز نہ ہوگا -
شیخ ابو طاہر قزوینی نے فرمایا - کہ مین نے ایک عورت دیکھی جسکا نام
عائشہ تھا در پرگنہ شہر نور - تیس برس تک اس کو
بول براز کی حاجت نہین ہوئی تھی جب دنیا مین کاملین کو
ایسا دیکھتے ہین باوجود دیکھ کہانے کثیف کی اور پانی ناگوار اور ہوا گندہ کی

محتاج بول براز کے نہین ہوتے - جو کچھہ پیغمبرون نے
اہل جنت کی خبرین دی ہین - باوجود کھانے پینے کے
ان کو بول براز کی حاجت نہین ہوویگی - اسمین کوئی جائے
شک اور تردد کی نہین ان میوجات کے نام دنیا کے میوجات
کے نام دنیا کے میوجات کے نام ہین - لیکن لذت مین
اعلے ہین - حضرت ابن عباس نے فرمایا - کہ جو اللہ تعالے
نے جنت کی چیزون کے نام فرماے ہین - ہم انکی حقیقتون
سے واقف نہین جیسا جنت مین مومن کو کسی چیز کی
خواہش ہوگی - تو جھٹ وہ چیز پیدا ہوجائیگی - حتے کہ
اگر چاہے گا کہ لڑکا پیدا ہو - فوراً پیدا ہوجائے گا -
غرضیکہ نفوس دنیا مین تابع شہوات کے ہین - اور
اہل جنت کے شہوات تابع نفوس کے ہونگے - اللہ تعالے
نے فرمایا - ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم - یعنے واسطے تمہارے
بہشت مین جو جی چاہے - اہل جنت چار قسم ہین -
پیغمبر - اولیا - علما - مومنین جب یہ سب لوگ جمعہ کے
روز جس کا نام جنت مین یوم المزید ہے - جنت عدن
مین میدان کثیب مین جمع ہونگے - تو پیغمبر منبرون پر
بیٹھینگے - اور اولیا تخت پوشون پر اور علما کرسیون پر - اور
مومنین مقلدون گدیلون پر سوال) حدیث شریف مین
وارد ہے کہ ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت مین
داخل ہووینگے - یہ کون لوگ ہون گے (جواب)
وہ لوگ ہون گے - جو دنیا مین ان کے خیال مین

یہ نہین تھا کہ بہشت مین داخل ہونگے - اللہ تعالیٰ نے
فرمایا وبدا لہم من اللہ مالم یکونوا یحتسبون یعنے
ان کے واسطے اللہ تعالیٰ سے وہ کچھ ظاہر ہوگا جس
کا گمان بھی نہین کرتے تھے - جو اہل صلوٰۃ ہوگا - وہ
باب صلوٰۃ سے داخل ہوگا - جو اہل جہاد سے ہوگا - وہ
باب جہاد سے داخل ہوگا جو صدقہ دینے والا ہوگا -
وہ باب صدقہ سے داخل ہوگا - روزہ رکھنے والے
باب ریان سے - صدیق اکبر نے عرض کیا - کوئی ایسا شخص
بھی ہوگا جو سب دروازون سے داخل ہو حضرت نے فرمایا
ہان مجھ کو امید ہے کہ تو ان مین سے ہوگا - یعنے اللہ تعالیٰ
سب کو یکبارگی ندا فرماوے گا کہ اس اس دروازے سے
داخل ہو - کوئی ایک دروازے سے داخل ہوگا - کوئی دو
دروازون سے - کوئی تین سے - کوئی پانچ سے کوئی چھ
سے کوئی سات سے کوئی آٹھ سے ایک آن میں - توضیح
اس مطلب کی یہہ ہے آدمیون کے اعضائے تکلیف آٹھ
ہین - ہر ایک عضو سے ایک نیکی ہوتی ہے - جس پر
وہ نیکی غالب ہو - وہ اس دروازے سے داخل ہو -
کسی پر دو نیکیان غالب ہوتی ہین - کسی پر تین - کسی
پر سب جو سب اعضا سے برابر نیکی کرنے والا ہے - وہ
آٹھ دروازون سے داخل ہوگا اس مقتضے سے معلوم ہوا
ایک شخص آن واحد میں مقامات مختلفہ میں موجود ہوسکتا ہے
اہل کشف اس کو جانتے ہیں - اہل عقل اس کے منکر ہیں

سوال جنات معنوی بھی ہون گے - یا نہین جواب
ہان ہون گے - جیسے کہ دنیا مین دو عالم ہیں - ایک عالم
لطیف ایک عالم کثیف - عالم لطیف کا نام عالم غیب ہے
عالم کثیف کا عالم شہادت روح کے واسطے جنات معنوی ہے
یعنے علوم ومعارف بنظر و فکر ادراک کے واسطے لذات اور
شہوات بھی ہیں - جو بواسطہ نفس حیوانی کے اور قوتے ظاہر کے
پاتا ہے - کہ جیسا کھانا پینا - نکاح - لباس - خوشبو -
خوش آوازیق - صورتین نیک - سوال جنات محسوس
اور معنوی کہان کہان سے پیدا ہوئے - مادہ ان کا کیا ہے
جواب جنات محسوس کا مادہ رضاء اللہ ہے - جنت
معنوی کا مادہ - روح جنات محسوس کی ہے - فرحت
الہی سے پیدا ہوا - جنت محسوس مثل جسم کے ہے
اور جنت معنوی مثل روح جنت محسوس کے حدیث
میں وارد ہے - کہ جنت چار اصحاب کا مشتاق ہے
ایک حضرت علی - دوسرا سلمان تیسرا عمار - چوتھا
بلال کا اس حدیث میں رمز ہے - ان چار نامون کے
معنے جسمین پائے جائین - ان کا مشتاق ہے
بلال کے معنے اچھا ہونا بیمار کا - سلمان کے معنے سلامتی
امراض سے عمار کے معنے آبادی کرنے والا جنت کا
بزوال الم شوق اور علی کے معنے جو عالی ہمت ہو
آگ پر - ان اوصاف کے آدمی جنت کے معشوق
ہیں - غرض آدمی چار قسم ہیں - ایک قسم تو بہشت

کے عاشق ہیں۔ اور بہشت ان کا عاشق ہے۔ جیسے رسل
انبیاء، اولیا کامل قسم دوم جنت ان کا عاشق ہے۔ وہ
جنت کے عاشق نہیں جیسے مردان خدا جو اللہ کے جلال
میں فانی ہیں۔ جنت کے دیکھنے سے محجوب ہیں۔ یہ
پہلی قسم سے کم درجہ کے ہیں۔ یہ مدہوش ہیں۔ یہ
اپنی حقیقت سے ناواقف ہیں اور تیسری قسم بہشت کے
عاشق ہیں۔ بہشت اُن کا عاشق نہیں۔ جیسے گنہگار مومن
چوتھی قسم کے بہشت کو نہیں چاہتے۔ نہ بہشت ان کو چاہتا
ہے جیسے منکران قیامت اور منکران بہشت محسوس
کل بہشت تین قسم کے ہیں۔ ایک جنت اختصاص۔ دوسرا
جنت میراث۔ تیسرا جنت اعمال۔ جنت اختصاص وہ
ہے۔ جسمیں لڑکے نابالغ اور انبیاء داخل ہوویں گے۔
کہ حد بلوغ تک نہیں پہنچے۔ اور اہل توحید جو
در زمانے فترت حضرت سے پہلے توحید فطری پر وفات
پاگئے۔ اور اہل جنت میراث کے وہ لوگ ہیں۔ جو اُن
مکانوں مین رہتے تھے۔ جو منکرون کے ساتھ بدلائل
مقابلہ کرتے تھے۔ جنت اعمال مین وہ لوگ ہون گے
جنہون نے عمل نیک کئے۔ جنت اعمال میں سو درجہ ہوگا
سب جنات سے اعلےٰ جنت عدن ہے متصل اس کے
جنت فردوس ہے اور متصل اُسکے جنت خلد ہے اور متصل اوسکے جنت النعیم ہے
اور متصل اس کے جنت ماوی ہے اور متصل اس کے
دارالسلام ہے اور متصل اس کے دارالمقامہ ہے

وسیلہ اعلے درجہ ہے جنت عدن میں کہ یہ مقام عالی خاص حضرت کا ہے - بعد اذان کے دعا پڑھی جاتی ہے
اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ اِنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْجَنَّةَ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَرْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط

اس مین دعا اسی مقام کی ہے - امت کو حکم ہے - کہ حضرت کے واسطے دعا کرے ÷ اس دعا کرنے مین کسر الٰہی ہے ہر کوئی اس پر واقف نہین ہو سکتا - اولیاء اللہ کو معلوم ہے - بیان نہین کرتے - راحت سرور مطلق بہشت مین ہے - جو بہشتی ہونگے نعمت مین ہونگے - مگر نیند کی راحت نہ ہوگی - نیند کی راحت اسواسطے ہے - جو تھکا جاتے نیند کی راحت گنہگار مومن دوزخیون کے واسطے جب تک دوزخ مین رہیں گے سوال) بہشت کے لوگون کے واسطے اللہ نے فرمایا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ان کے واسطے وہان رزق ہوگا صبح و شام - اور چاند سورج بہشت مین نہیں - صبح شام کیسی معلوم کرین گے جواب اندازے سے معلوم کرینگے دنیا میں جسقدر فرق ہوتا تھا - اتنی دیر کے بعد رزق ان کے پیش کیا جاوے گا اور دوسری انوار مختلف ہونگے - کوئی سورج کی مانند کوئی چاند کی مانند - انکی

آئندہ جانے سے ہی وقت معلوم ہو جائے گا - غذا انسان
کے بدن میں ہر وقت تحلیل ہوتا ہے - جب ختم ہو جاتا
ہے - تو دوسری غذا کی حاجت ہوتی ہے - ایسا ہی
جنت میں غذا تحلیل ہوتی جائیگی - تو دوسری کے طالب
ہوں گے - غذا حاضر کی جائیگی - **سوال** - کثیب البیض
یعنے ٹیلہ سفید جہاں جمعہ کے روز یعنے یوم المزید میں
مجمع خلائق کا ہوگا - وہ کیا ہے (**جواب**) سفید کستوری
کا ہوگا جہاں ملائکہ منبر پیغمبروں کے واسطے اور تخت نور
اولیاؤں کے واسطے کرسیاں علماء کے واسطے - اور
گدیلے مومنوں کے واسطے بچھائینگے - وہ دربار شاہی
کا مقام ہے - جہاں خواص لوگ داخل ہوتے ہیں
عوام لوگ برائے زیارت جاوینگے - جب سب
اپنے اپنے مراتب میں بیٹھینگے - تو حق تعالے ان کو
اپنے دیدار کے واسطے بلاے گا - تو سب لوگ بقدر
مراتب مسارعت بسوے عبادات در دنیا جائینگے
جو دنیا میں عبادت کے واسطے تیز جاتا ہے وہ تیز
جائے گا جو آہستہ جاتا ہے وہ آہستہ جائے گا
اور وہ اسطرح کے ہونگے - کہ ہر ایک شخص اپنے اپنے
مرتبہ کو شناخت کرے گا خدا تعالے کی تجلی ہوگی -
ہر ایک اس تجلے سے موافق اعتقاد اپنے کے نور پاویگا
جب خدا تعالے کو دیکھینگے جس نے دنیا میں
ہر تجلے خدا کی پہچانے ہے - وہ سب تجلیات

خدا کو دیکھے گا - اور جس نے ایک تجلی یا دو تجلی پہچانا ہے وہی تجلی دیکھے گا - جب تجلی ہو گی - تو بعضے لوگ آنکھ سے دیکھیں گے - اور بعضے سارے بدن سے بعضے سارے چہرے سے - انبیاء اور ان کے وارث سارے بدن سے درمیان اللہ تعالےٰ اور بندوں کے حجاب عظمت کا ہو گا بقدر طاقت کے - اللہ کے نور کو احاطہ کوئی نہ کر سکے گا - اللہ کا نور بصارت کو قائم نہیں ہونے دیتا - ذات احاطہ سے باہر ہے - وہ دیدار ذوقی ہے جس قدر ذوق ہو گا اسی قدر وصل ہو گا - رسول اولوالعزم جنکو حکم جہاد اور قتال کا ساتھ فجار اور کفار کے ہو جب کفار نے تبلیغ رسالت کا انکار کیا یہہ مرتبہ اولوالعزمی کا بعد نبوت اور رسالت کے عطا ہوتا ہے بحالت نبوت تبلیغ ضروری نہیں اور بحالت رسالت تبلیغ ضروری ہے قتال ضروری نہیں اور بحالت اولوالعزمی قتال ضروری ہے - مدارک میں ہے کہ اسامی شریفہ اولوالعزم کے وہی ہیں جو سورۂ احزاب میں ہیں -

نوح - ابراہیم - موسیٰ - عیسےٰ - حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بعضوں کا قول ہے کہ آٹھ ہیں - نوح - و ابراہیم و یعقوب و یوسف و ایوب - و موسیٰ و داؤد - و عیسےٰ و حضرت اور خاتم وہی ہے کہ جامع ہو نبوت کا اور رسالت کا اور اولوالعزمی کا اور بعد اوسکے نبی کا آنا ناممکن ہو اور دین اونکا منسوخ نہو سکے بلکہ مؤبد مخلد رہے غرض انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور رسول تین سو تیرہ ہیں اولوالعزم کوئی پانچ کہتا ہے کوئی آٹھ کوئی نو کوئی اٹھارہ -

فہرست رسالہ عقد الفرائد در بیان احسن العقائد حصہ دوم